چینی مذاہب کی فکری اساس۔ تمدنی اثرات اور اسلامی اقدار

تاریخی و تجزیاتی مطالعہ

ظفراللہ بیگ *

جغرافیائی لحاظ سے چین کو تاریخ کے ہر دور میں نمایاں حیثیت حاصل رہی ہے۔ آج یہ کثیر آبادی پر مشتمل ایک ترقی پذیر ملک ہے جس کی اڑھائی ہزار سال قدیم تہذیب و ثقافت ہے۔ ۱۹۴۸ء میں آزادی کے بعد فلسفہ اشتراکیت پر عمل پیرا ہونے کے باوجود چینی معاشرہ پر اس کے ابتدائی عہد کی تمدنی اقدار، سماجی فلسفہ اور مذہبی نظریات کی چھاپ موجود ہے۔ چینی فلسفہ و فکر کے ارتقاء و ترویج کے پس پردہ ایک عظیم ماضی اور فلسفیانہ نیز نیم مذہبی تحریکات کا ایک طویل سلسلہ نمایاں ہے۔ بدھ مت کی چین میں آمد (دوسری صدی ق م) سے قبل چینی معاشرہ میں دو بڑے حکماء کے اقوال و تعلیمات سے متأثر تھا۔ یہ لاؤزو (Lao Tzu) اور کنفیوشس تھے ان کی تحریکوں اور نظریات پر گفتگو سے قبل قدیم چینی مذاہب کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے تاکہ ان تحریکات کو ان کے مناسب پس منظر میں سمجھا جاسکے۔

قدیم چینی مذاہب

مغربی محققین جب چین میں مذہب کے ارتقاء کا مطالعہ کرتے ہیں تو انہیں اکثر اوقات بہت سی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ چینی مذاہب اور فلسفیانہ افکار کو مغرب کی عینک سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ چین میں فروغ پانے والے تین مذاہب تاؤازم، کنفیوشس ازم اور بدھ مت کو ایک نظام کی کڑیاں سمجھتے ہیں جو بالبداہت غلط ہے۔ تاؤازم اور کنفیوشس ازم کو کسی ایک فرد سے نسبت دینا یا اس کے نام سے ان کو یاد کرنا غلط ہوگا۔ تاریخی حقیقت یہ ہے کہ تاؤازم اور کنفیوشس ازم کے نام سے جو مذہبی افکار اور فلسفیانہ نظریات متعارف ہوئے وہ سینکڑوں سالوں میں ان مذاہب کے متشکل پانے والے اداروں اور ان کی فکری و علمی ترویج و ترقی کے رہین منّت ہیں جن کے پس منظر میں مخصوص مذہبی اور فلسفیانہ افکار کارپرتُو تھا۔

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، کلیہ اصول الدین، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

ان مذاہب کی چینی معاشرہ پر کافی گرفت تھی ان افکار ہی کی بنیاد پر چین میں تہذیبی وتمدنی ترقی ہوئی۔ اس لحاظ سے ان کا عمومی کردار نہایت اہم قرار دیا جاسکتا ہے۔کنفیوشس ازم اڑھائی ہزار سال پہلے چین کے افق پر جلوہ گر ہوا اور پھر ارتقاء کی منازل طے کرتے کرتے بیسویں صدی میں پہنچا۔ یہ ایک طویل اور کٹھن سفر تھا اس دوران اس کے اندر کئی فکری تحریکیں اٹھیں اور کئی بیرونی نظریات نے اس کی ہیئت کو متأثر کیا۔ آخر ایک وقت ایسا آ گیا کہ اس کی فعالیت اور مذہبی نظریہ کے طور پر اس کی قدر و قیمت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ چین میں اٹھنے والے ۱۹۱۱ء کے فکری وسیاسی انقلاب میں اس کو مٹانے کی کوشش کی گئی۔ یہ مٹ تو نہ سکا البتہ اس کی وہ قدیم صورت، بنیادی نوعیت اور اہمیت باقی نہ رہی جو کسی زمانہ میں موجود تھی اسے قصہ پارینہ قرار دیا جانے لگا۔ اب ہمارے سامنے کنفیوشس سے منسوب افکار اور مذہبی معتقدات ورسومات کا ایک سلسلہ موجود ہے جس میں اخلاقی اقدار کی روح نمایاں ہے۔

چین کا دوسرا مذہب تاؤازم کا فکری اثاثہ دادے زنگ (Dao-de-Jing) کہلاتا ہے جس کو چین تاؤتی چنگ (Tou-te-Ching) کہتے ہیں اس کا سرچشمہ لاؤزے سے منسوب تاؤمت کے افکار پر مشتمل ایک کتاب ہے جس کو اساسی حیثیت حاصل ہے اس کا نام کتاب زوانگ زی (Book of Zhvang Zi) ہے چینی میں اس کا نام (Chuang tzu) ہے۔(۱)

سرزمین چین کے اندر مذہبی افکار ونظریات کے جو سوتے پھوٹے جن سے اس خطے کے باسی سیراب ہوتے رہے ان میں اس دھرتی کے فکر و دانش کی خوشبو کے علاوہ بیرونی عقائد ونظریات کی آمیزش جاری رہی ان میں نسطوری عیسائیت (Nestorian Christianity)، مانویت (Manichaeism)، مزدائیت (Zoroastrianism)، یہودیت اور اسلام شامل تھے ان سب میں اسلام کا اثر بہت حاوی تھا۔(۲).

قدیم چینی مذاہب

تاریخی نقطۂ نظر سے مطالعہ کیا جائے تو قدیم چین میں خام نوعیت کے بعض مذہبی عقائد (۱۵۰۰ق م) میں نظر آتے ہیں جب یہاں شانگ خاندان (Shang Dynasty) حکمران تھا اس کا ثبوت دریائے ہوانگ (River Hwang) کی وادی سے ملنے والے آثار سے ملتا ہے۔

چینی مؤرخ اس سے کئی سو سال قبل کے زمانے میں ہیسا خاندان (Hisa Dynasty) کے عہد میں کئی مذہبی نیم اخلاقی افکار کی موجودگی کا پتہ دیتے ہیں لیکن یہ دعویٰ تاریخی اکتشافات سے پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتا۔ شانگ خاندان کے عہد میں موروثی بادشاہت قائم تھی اس عہد میں مذہبی طبقے کی بنیادی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ ایک کیلنڈر تیار کرے جس کے مطابق مذہبی تقاریب منعقد کی جاتی رہیں اور فصلیں کاشت ہوں۔ یہی وہ عہد ہے جس میں تصویری رسم الخط اور دو پہیوں والی گاڑی ایجاد ہوئی۔

شانگ خاندان کے بعد چُو (Chou) خاندان تقریباً ہزار سال ۲۲۱ تا ۱۱۲۵ ق م حکمران رہا اس طویل عہد میں چین میں سماجی، معاشی اور سیاسی تغیرات رونما ہوئے۔ چینیوں نے مذہبی تعلیمات اور اخلاقی فلسفہ و نظریات کا ریکارڈ محفوظ کرنے کا طریقہ اپنایا تھا۔ اس کو بڑی اہمیت کا حامل قرار دیا جاتا تھا کیونکہ اسی کی بنیاد پر مذہبی عقائد تشکیل پاتے تھے۔ چُو خاندان کے آخری سالوں میں کنفیوشس اور لاؤزے پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنے اپنے نظریات پیش کیے ان افکار و نظریات کا چینی معاشرہ پر وسیع تر اثر پڑا جبکہ براہِ راست اثر چین کے جاگیردارانہ معاشرہ پر پڑا جو رُو بہ زوال ہونے لگا۔ اسی کے نتیجہ میں نئی اخلاقی اقدار اور جدید فلسفیانہ مکاتبِ فکر نمودار ہوئے۔ (۴)

پانچ کلاسیک (Five Classics)

چین کے قدیم مذاہب کو پانچ کلاسیک میں مدون کیا گیا ہے بعد میں ان میں ایک اور متن یعنی چھٹے کلاسک کا اضافہ کیا گیا جس کو کتاب موسیقی (Book of Music) کہتے ہیں اور جو بدقسمتی سے گم ہوگئی ہے لیکن اس کا کچھ حصہ کنفیوشس کی روایات میں ملتا ہے۔ ان پانچ کلاسک کے متن کو چُو خاندان کے عہد میں مدون کیا گیا اور ریاست کے سیاسی فلسفہ اور انداز جہاں بانی سے ہم آہنگ کیا گیا۔

یہ ایک المیہ سے کم نہیں کہ ان کلاسک کو چن عہد (۲۲۰۔۲۰۶ ق م) میں تباہ کر دیا گیا یہ اصلی صورت میں تلف ہو گئے لیکن ہان خاندان (۲۰۶ تا ۲۲۰ ق م) نے ان کا احیاء کیا ان کلاسک کی صحت پر بہت سے اعتراضات کیے جاتے ہیں جو بہت حد تک درست ہیں لیکن چینی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ کافی کتر بیونت کے باوجود ان میں قدیم فلسفہ، عقائد اور تعلیمات کا بڑا حصہ موجود ہے۔

ان پانچ کلاسیک یا قدیم چینی کتب کے نام درج ذیل ہیں:

① شوچنگ (Shu Ching) : کتاب تاریخ

② شی چنگ (Shih Ching) : نظموں کی کتاب

③ آئی چنگ (I Ching) : مستقبل میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کی کتاب

④ چن چیو (Chun Chiu) : موسم بہار وخزاں کے واقعات کے ساتھ ساتھ لُو (lu) خاندان کی تاریخ

⑤ لی چی (Li Chi) : اہم مذہبی تقاریب کا ریکارڈ

شوچنگ : اس کتاب کو بنیادی ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ چین کی روایتی تاریخ ہے اس میں بادشاہوں اور امراء کے اقوال وافکار درج ہیں۔

شی چنگ: ۳۰۵ لوک گیتوں کا مجموعہ ہے جو ایک ہزار سال کے مذہبی اور تمدنی عہد کا عکاس ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی کل تعداد تین ہزار تھی جس میں سے کنفیوشس نے ۳۰۵ چن لئے جن کا تعلق محبت، ریاضت اور جنگ سے تھا۔

آئی چنگ: یہ ان پانچوں کتب میں سب سے اہم متن شمار کیا جاتا ہے اس میں غیبی علوم (Divination) کا ایک علامتی نظام مرتب کیا گیا ہے جو تین تین لکیروں پر مشتمل ایک چھ پہلو شکل کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اس کو چینی مذہبی فلسفیوں نے بعد میں ایک پراسرار علم کی صورت میں پیش کیا۔

چن چیو: اس قدیم کتاب کو کنفیوشس سے نسبت دی جاتی ہے اس میں لُو خاندان (۴۸۴-۷۲۲ق م) کی تاریخ ہے جو علاقہ لُو پر حکمران تھا۔ لُو کا علاقہ کنفیوشس کا آبائی وطن تھا اس کلاسک کو اوّلیں عہد کے مستند ماخذات میں شمار کیا جاتا ہے۔

لی چی: اس میں ناچ، موسیقی، بزرگوں کی پوجا اور شاہی قربانیوں کا ذکر ہے۔(۴)

مذہبی عقائد

چین کی قدیم کتب کے تعارف کے بعد ہم چین کے قدیم مذہبی فلسفے، نظریے اور معتقدات پر ایک نظر ڈالتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ تاؤ اور کنفیوشس سے قبل چین میں کس قسم کے مذہبی افکار و نظریات پائے جاتے تھے۔

دیوی دیوتا اور ارواح

چینی قدیم دیوی دیوتاؤں کو مانتے تھے ان میں سب سے بڑا حاکم دیوتا حاکم اعلیٰ شیانگ تی (Shang Ti) تھا جس طرح زمین پر بادشاہ حکمران تھا ایسے ہی آسمانوں میں اسے حاکم اعلیٰ سمجھا جاتا تھا۔ خفیہ علوم اور پراسرار تقاریب کے ماہر اسی سے رجوع کرتے۔ چُو خاندان کے عہد میں ایک اور دیوتا تیان (Tien) کی پوجا شروع ہوئی جس کو عظیم ارواح کا مسکن یا آسمان (Heaven) کہتے تھے اس کو قوت اعلیٰ بھی کہا جاتا تھا اس کے علاوہ ہوا، بادل، سورج، چاند وغیرہ کے الگ الگ دیوتا تھے ہر علاقے اور گاؤں کا ایک دیوتا اور دیوی تھی۔ ہر گھرانے میں ایک دیوتا کی پوجا کا بھی رواج تھا بلکہ گھر کے باہر کا محافظ دیوتا اور تھا اور گھر کے اندر کا اور تھا جو گھر کی حفاظت کرتا تھا۔

چینیوں کا عقیدہ تھا کہ دنیا میں بہت سی ارواح ہیں کچھ زمین میں رہتی ہیں کچھ آسمانوں میں موجود ہیں کچھ تباہی پھیلاتی ہیں جن کو کوئی (Kuei) کہا جاتا اچھی ارواح انعام و اکرام دیتی ہیں۔ ان کو شین (Shen) کا نام دیا جاتا تھا۔ یہ ارواح سمندروں، پہاڑوں، درختوں، چاند ستاروں اور ہوا بادلوں میں رہتی ہیں بری ارواح اندھیروں اور سایوں میں رہتی ہیں یہ جن بھوت شیاطین اور خون پینے والے پرندوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں جن کو بھگانے کے لیے روشنیاں کی جاتی، آگ جلائی جاتی اور موم بتیاں روشن کی جاتیں۔

ین یانگ (Yin Yang)

ایک ہزار ق م میں چینی مفکرین نے دو کائناتی قوتوں کے وجود کا ذکر کیا ان کو ین یانگ کہا گیا۔ ین سر، نم آلود، منفی، نسوانی اور بری قوت کی مظہر شمار کی جاتی تھی جب کہ یانگ گرم، خشک، مردانہ، اچھی اور مثبت قوت

کو ظاہر کرتی تھی۔ یہ دو نظریات ایک دوسرے سے متصادم نہیں سمجھے جاتے تھے بلکہ ایک دوسرے کے حلیف اور اس طرح سے مددگار اور (متعاون) تھے کہ کائنات میں ایک توازن قائم کر دیتے تھے۔

فلسفیانہ نقطۂ نظر سے ین یانگ ہر شے اور ہر شخص کا خاصہ تھا ین برتر اصول تھا اور یانگ کمتر تھا۔ ان ہی کے تال میل سے کائنات کا نظام جاری و ساری تھا۔ ان ہی کے باعث فطرت اور انسانیت کی نمو تھی اور جب کسی فرد کا یانگ کا عنصر عالم بالا میں چلا جاتا تو اس کی موت واقع ہو جاتی۔ ین کا عنصر اس کے ساتھ قبر تک جاتا مردے کے لواحقین قربانیاں دے کر اس کو خوش کرتے تاکہ وہ بدروح میں تبدیل نہ ہو جائے اس طرح کئی دیوتا یانگ ارواح (چینی میں شین) کہلاتے تھے۔

غیب بینی کا علم (Divination)

چینی مذہب کی اہم شق اور مخصوص طلسماتی عمل غیب بینی تھا۔ غیب بینی کے لیے دو طریقے اختیار کیے جاتے تھے ایک کو فوہی (Fu Hsi) کہتے تھے یہ تین تین لکیروں کو ایک چھ پہلوؤں والی شکل میں مسدس میں لگانے کا طریقہ تھا دوسرے طریقہ کے مطابق بیل کی ہڈیوں اور کچھوے کے اوپر کے شیل کو بطور معمول استعمال کیا جاتا تھا۔ اکثر اوقات بھیڑ کی ہڈیاں استعمال کی جاتی تھیں غیب بینی اور فال نکالنے کے دیگر طریقوں میں علامات کا استعمال موسموں سے فال نکالنا، نجوم، سکوں کی ترتیب، ہشت پہلو اشکال یعنی پاکوا (Pakua) بنانا شامل تھا ان طریقوں اور علوم کو آئی چنگ میں مدون کیا گیا جو پیش بینی اور امور غیبیہ کے اظہار کی دستاویز قرار پائی۔ غیب بینوں کو چین میں وُو (wu) کہا جاتا ان کا مرتبہ بادشاہ کے بعد دوسرا ہوتا تھا ان کا یہ بھی کام تھا کہ وہ مخصوص اعمال اور تقاریب کا انعقاد کر کے لوگوں کے لیے بارش برساتے، بیماریوں طاعون اور وباؤں سے نجات دلاتے، آفات و بلیات سے بچاتے، قربانیاں دیتے، مستقبل کے حالات سے آگاہ کرتے، طلسماتی تقاریب کا انعقاد کرتے اور جادو ٹونے اور پراسرار عمل کرتے تھے۔

بادشاہوں کی ادا کردہ مذہبی تقاریب و رسومات

چینی معاشرہ پر بادشاہوں کی حکمرانی تھی جو موروثی عہدہ تھا۔ بادشاہ بعض مذہبی تقاریب منعقد کرتے

تھے جن کا تعلق ارواح اور کائناتی قوتوں کی خوشنودی سے تھا جو بادشاہ جتنا زیادہ کام کرتے عوام میں ان کی اتنی ہی زیادہ عزت ہوتی۔ یہ عقیدہ عام تھا کہ اگر بادشاہ مناسب طور پر یہ رسومات اور تقاریب ادا نہ کر سکیں تو ملک میں قحط بیماری اور آفات نمودار ہو جاتی ہیں۔ ان بادشاہوں کی قوت اور اختیارات وسیع تھے۔

چین میں قدیم عہد کی ہڈیوں پر کندہ کئی کتبے ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ شانگ اور چو خاندان کے بادشاہوں کو دفن کرتے وقت پیتل کے برتن، شکار کے اوزار، جانور وغیرہ بھی ان کے ساتھ دفن کیے گئے تا کہ وہ دوسری دنیا میں اپنی زندگی اچھے طور پر گذار سکیں۔ چو خاندان کے عہد میں انسانی قربانی کا سلسلہ بھی چل نکلا تھا قربان کیے جانے والے اشخاص کی لاشوں کو بھی بادشاہوں کی لاشوں کے ساتھ دفن کیا جاتا تھا یہ ایسے ہی تھا جیسے کہ قدیم مصر میں ممی بنانے اور روزمرہ کی اشیاء کو فراعنہ کے ساتھ دفن کرنے کا سلسلہ تھا۔

اکابر کی پوجا

چین میں خاندان کے بڑے بوڑھوں اور اکابر کی پوجا عام تھی ہر گھر میں ایک جگہ اپنے خاندان کے بزرگ کے لیے وقف کر دی جاتی تھی اس پر کتبے لگا دیے جاتے اسے سجایا جاتا اور وہاں پوجا ہوتی۔ بعد میں ان اکابر کی ارواح کے شجرے تیار کرنے کا فن عام ہوا۔ بعض علاقوں میں اپنے اپنے گھرانے اور قبیلے کی عبادت گاہیں بھی بنائی جانے لگیں جہاں لوگ جمع ہو کر اپنے مستقبل کے منصوبے بناتے تھے اور ان کے لیے اکابر کی ارواح سے مدد مانگتے تھے اگر وہ ایسا نہ کرتے تو ان کے نزدیک ان کی زندگی ناکامیوں اور نامرادیوں کا شکار ہو جاتی تھی۔ (۵)

طرح نو، کے بانی تاؤ اور کنفیوشس

چین کا قدیم عہد (۷۲۲ تا ۲۲۱ ق م) سیاسی، سماجی اور معاشی انحطاط، شاہ پرستی اور اکابر پرستی کا دور تھا۔ جاگیردارانہ نظام اور درمیانے درجے کے کسانوں اور تاجروں کا معاشرے پر تسلط تھا۔ بادشاہ ملک کا دفاع کرنے سے قاصر تھے جاگیردار اپنی ذاتی افواج سے اپنے علاقوں کا دفاع کرتے تھے کسانوں کے کوئی حقوق نہ تھے ان کا زبردست استحصال کیا جاتا تھا۔

پانچویں صدی ق م سے تیسری صدی ق م کا دور چین کی تاریخ میں باہمی جنگ و جدل کا دور (Warring States Period) کہلاتا ہے۔ان دوسو سالوں میں داخلی کشمکش اور طبقاتی آویزش کے نتیجہ میں جاگیردارانہ نظام رُو بہ زوال ہونے لگا۔ بادشاہتیں بکھرنے لگیں اور باہمی جنگ وجدل اپنے عروج پر رہیں تا آنکہ شاہ شی ہوانگ تی (Emperor Shih Huang Ti) کے عہد ۲۲۱ ق م میں چین مستحکم اور متحد ہونے لگا۔

اس اتحاد و یکجہتی اور باہمی ربط وضبط نے جدید سیاسی اور فلسفیانہ افکار کی تلاش اور ترویج میں بھرپور کردار ادا کیا پہلے رشتے ٹوٹ پھوٹ چکے تھے ان کی جگہ نئے افکار و خیالات کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ یہ ایک تاریخی عمل تھا اس عہد میں جو مکاتبِ فکر پیدا ہوئے ان میں جاگیردارانہ نظام پر سخت تنقید کرنے والے قانون پسند (Legalist)، قدیم مذہبی نظریہ کے حامی موہسٹ (Mohists) جن کو موٹسین (Motseans) بھی کہا جاتا ہے شامل تھے۔ یہ عالمی بھائی چارے کے قائل تھے البتہ تاؤ مت کے حامی اس عہد کے سیاسی نظام میں اس تبدیلی کے قائل نہ تھے جس کا وہ تقاضا کرتا تھا۔ چینی روایات کے مطابق اس عہد میں بہت سے فلسفی اور مفکر پیدا ہوئے ان میں تاؤ مت اور کنفیوشسس ازم کے بانی نمایاں تھے۔ بنیادی طور پر ان دو مذاہب نے اور بعد میں بدھ مت نے چینی معاشرہ، ان کے مذہبی افکار اور تمدنی ارتقاء میں بنیادی کردار ادا کیا۔(۶)

تاؤازم (Taoism)

لاؤ زو (Luo Tzu)، دریائے یانزگ (River Yangtze) کے علاقہ میں رہتے تھے۔ یہ علاقہ اس لحاظ سے منفرد حیثیت کا حامل تھا کہ یہاں کے لوگوں نے ایک ہزار سال سے قائم جاگیردارانہ نظام کے جبر و استبداد کی مخالفت کی، اس کے خلاف اٹھے اور اس کی حیثیت کو چیلنج کیا۔ وہ جاگیرداروں کے استحصال کے سخت خلاف تھے۔ کنفیوشسس بھی اسی علاقہ میں رہتا تھا یہاں چُو عہد کی ثقافت زیادہ نمایاں تھی۔

جدید محققین اس بات پر بحث کرتے ہیں کہ آیا لاؤزو ایک تاریخی شخصیت تھی یا محض افسانوی کردار تھا سب سے پہلے لاؤزو جس کے لفظی معنی بزرگ رہنما (Old Master) کے ہیں اس کا تذکرہ ہمیں قدیم چینی مذہبی کتاب چوانگ زو (Chuang Tzu) میں ملتا ہے جو شاید تیسری یا چوتھی صدی ق م کی تالیف ہے اس

میں لاؤزو کو چوان زو (Chuang Tzu) کا استاد بتایا گیا ہے جو اس کتاب کا مصنف تھا۔ کتاب کا کچھ حصہ لاؤزو کی طرف منسوب ہے، جس کو عظیم تاؤ رہنما کہا گیا ہے۔ عظیم چُو خاندان کے عہد میں قدیم چینی دستاویزات کے ادارے کا مہتمم تھا اس کتاب میں یہ بھی مذکور ہے کہ لاوزو نے کنفیوشس سے ملاقات کی۔ چونکہ لاؤ اس سے بڑے تھے اس لیے کنفیوشس ان سے متأثر ہوا اسی کتاب میں لاؤ کی وفات کا ذکر ہے۔

لاؤ کی زندگی اور تعلیمات کو کلاسیکی عہد کے بعد مدون کیا گیا چین کے متعلق عمومی حالات پر مشتمل باضابطہ تاریخی ریکارڈ شے چی (ShihChi) کو غالباً دوسری صدی ق م میں سوما چین (Ssu-ma-Chien) نے تالیف کیا۔ اس کتاب کے مطابق مؤلف کا اصل نام ارح (Erh) تھا اور ''لی'' (Li) اس کا خاندانی نام تھا اس کے سوانح میں لاؤزو یا تاؤ کے حالات بھی ہیں۔ تاؤ کے متعلق ہے کہ وہ شاہ چو کے دربار کے شعبہ قدیم دستاویزات کا انچارج تھا زوال پذیر چُو خاندان سے اختلافات کے باعث لاؤزو نے ملازمت ترک کردی۔ جب وہ وہاں سے دل شکستہ ہو کر جانے لگا تو اس ادارے کے دربان نے اس سے استدعا کی کہ وہ اپنے افکار و نصائح پر مشتمل ایک کتاب مرتب کردے۔ لاؤ نے اس بات کو مان لیا اور اپنی کتاب ''تاؤ اور اس کی قوت'' (Tao and its Power) مرتب کی جس کا چینی نام تاؤتی چنگ (Tao Te Ching) ہے اس سوانح میں یہ بھی مذکور ہے کہ لاؤزو نے کنفیوشس کو بہت سے نصائح سے نوازا اور اس کے بعد کے حالات کا پتہ نہیں چلتا۔

جدید محققین تاؤازم کی مذہبی کتب کی صحت اور صداقت پر اعتراضات کرتے ہیں۔ وہ لاؤزو کو ایک افسانوی کردار بتاتے ہیں بعض محققین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ روایتی انداز سے پیش کیا جانے والا لاؤزو محض ایک افسانوی شخصیت تھی جس کو مابعد کے تاؤازم کے پیروکاروں نے تراشا تاکہ کنفیوشس ازم پر اپنی تاریخی برتری اور سبقت قائم کرسکیں اور اسے ثانوی درجہ کا حامل قرار دیں۔ دیگر محققین تاؤ کو افسانوی شخصیت قرار نہیں دیتے وہ کنفیوشس ازم کی بعض تاریخی روایات کا سہارا لے کر یہ استخراج کرتے ہیں کہ لاؤزو ایک تاریخی شخصیت تھی البتہ اس کی زندگی کے حالات اور اس کا عہد واضح نہیں۔

کچھ محققین کا کہنا ہے کہ لاؤ (تاؤ) کا عہد وسط ۵۷۰ ق م تھا دیگر محققین اسے ۶۰۴ ق م بتاتے ہیں۔

البتہ تمام محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ لاوزو کے متعلق کوئی بات تاریخی طور پر ثابت شدہ نہیں جس میں ان کی تصنیف تاؤتی چنگ بھی شامل ہے۔(۷) چین کے تہذیب اوراس کے مذہبی فکر کونئی جہت دینے کے حامل تاؤ کی شخصیت پر اختلاف ایک ایسا امر نہیں کہ اسے یکسر نظر انداز کر دیا جائے بلکہ یہ اس مذہب کی حیثیت اوراس کے بانی کی ذات کے ایک اہم پہلو کا عکاس ہے۔

تاؤازم کی کتب

تاؤازم کی اساسی کتاب تاؤتی چنگ کے گہرے مطالعہ کے بعد محققین نے یہ ثابت کیا ہے کہ اس میں بعض متضاد باتیں تاؤ (لفظی معنی مسلک یا طریقہ) کے متعلق درج ہیں البتہ اخلاقی تعلیمات اور حکمرانوں کے لیے بہت سے نصائح مذکور ہیں جو واضح ہیں۔اس کی تدوین کی تاریخ اور ابتداء کا پتہ نہیں چلتا تاہم محققین اس کا عہد چھٹی اور چوتھی صدی ق م کا وسطی دور بتاتے ہیں۔روایات میں لاؤزو کو اس کا مصنف بتایا گیا ہے۔لیکن جدید محققین کا کہنا ہے کہ دراصل یہ مختلف ذرائع سے حاصل کردہ نصائح اور اقوال ہیں جن کو آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے اور لاؤزو سے ان کو نسبت دے دی گئی ہے۔اس مختصر سی کتاب کو اس گنجلک طریقے سے مدون کیا گیا ہے کہ اس کا سمجھنا امر محال ہے۔کتاب اختصار، ابہام اور ذو معنویت کے باوجود لاؤ کی روحانی تعلیم کے پانچ اصول پیش کرتی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

مذہبی اصول

① تاؤ طریقہ یا مسلک (way)

② اضافیت (Relativity)

③ نفی عمل (Non-action)

④ مراجعت (Return)

⑤ حکومت (Government)

اس کتاب کی تعلیم کے مبہم اور غیر واضح ہونے کے باوجود اس کو مذہبی اور فلسفیانہ تاؤازم کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔ان پانچ اصولوں کی وضاحت آگے آئے گی۔

چوانگ زو

کتاب چوانگ زو جس کو اس کے مرتب کے نام سے جانا جاتا ہے۔ شاید چوتھی یا تیسری صدی ق م میں مدون ہوئی اس میں بہت سا فکری مواد درج ہونے کے باوجود اس کا بیشتر حصہ غیر واضح ہے۔ البتہ اس میں بعض فلسفیانہ افکار اور اس عہد (۴۸۱ ق م تا ۲۲۱ ق م) کی برسر پیکار ریاستوں (The Warring States) کے حکمرانوں کے نظریات اور مذہبی عقائد کے علاوہ روحوں کے اسفار (Spirit Journeys) مذہب کی وجدانی کیفیات، تاؤازم کے بنیادی معتقدات کے ساتھ ساتھ اس کے پیروکاروں کے نصائح، گیان دھیان کے انداز، حبس دم کی مشقیں، جنسی عمل کے طریقے، ورزشوں اور خاص خاص کھانوں کے متعلق امور درج ہیں۔

تاؤ کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ بیان سے ماوراء ہے ایک شخص تاؤ سے رابطہ صرف فطرت کی قوتوں کے ذریعے حاصل کر سکتا ہے اس طرح اس کی ایک شناخت پیدا ہوتی ہے جس کو فطرت کی یکسانیت سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا وہ اس کی لامحدودیت کے پہلو کو حاصل کرتی ہے جو موت و حیات کے چکر سے بعید ہے۔ دوسرے لفظوں میں تاؤ کی شناخت کے ساتھ اپنی شناخت پیدا کرنا فطرت کی قوتوں اس کے وجود اور کائنات سے تعلق پیدا کرنا ہے۔ (۸)

دیگر مذہبی کتب

تاؤازم کی دیگر مذہبی کتب میں بہت سا متفرق نوعیت کا مواد ملتا ہے جو فلسفیانہ افکار، پراسرار باتوں اور عام نصائح پر مشتمل ہے۔ مذہبی کتابوں کو صرف مذہبی رہنما ہی پڑھتے ہیں کیونکہ وہ ان کے ذریعے دیوی دیوتاؤں سے رابطہ پیدا کرتے ہیں، بدارواح کو بھگا سکتے ہیں ان کے اسرار و رموز سے آشنائی حاصل کر سکتے ہیں اور ارواح کے نقشے بنا سکتے ہیں جن میں ان کے نام درج ہوتے ہیں ان میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کس روح کا کس خاندان اور کس دوسری روح سے تعلق و رابطہ ہے اور یہ کس طرح سے مل کر کام کرتی ہیں۔ غیر آدمی کا ان کو دیکھنا مذہب کی توہین سمجھا جاتا ہے۔

یہ ایک دلچسپ بات ہے کہ چودھویں صدی عیسوی یعنی منگ خاندان کے عہد (۱۳۶۸۔۱۶۴۴)

تک تاؤازم کی عظیم کتب جن کو تاؤستانگ (Tao Tsang) یا تاؤ کا ذخیرہ (Store House) کہا جاتا تھا اور جو ۱۱۲۰ جلدوں پر مشتمل تھیں شائع نہیں کی گئیں اور دنیا ان سے پوری طرح شناسا نہ تھی بلکہ اہل چین بھی روایتی طور پر ان سے منسوب تعلیمات پر عمل پیرا تھے۔ منگ خاندان نے پہلی بار ان کو مکمل طور پر شائع کیا اس مذہبی ذخیرہ میں تاؤازم کے کئی فرقوں کے بنیادی عقائد، تاؤازم میں شامل ہونے کے طریقے، جادو ٹونے، مذہبی گیت، علاج کے طریقے تاؤ رہنماؤں کے سوانح اور دیگر بہت سے امور مذکور ہیں۔

تاؤازم سے دو اور مذہبی کتب منسوب ہیں ایک کو تائی پن چنگ (Tai Pin Ching) کہا جاتا ہے اس کا لفظی ترجمہ عظیم امن کی کتاب (Classic of the Great Peace) ہے دوسری کتاب پاؤ پوزو (Pao Pu Tzu) کہلاتی ہے جس کا ترجمہ ہے" آقا سادگی کی راہ پر" (Master Embracing Simplicity) اس میں لاؤزو نے جو سادگی اختیار کی اور جس طرح سے سادہ زندگی اپنائی اور جو سادہ تعلیمات دیں ان کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں تیسری اور چوتھی صدی عیسوی میں مدون ہوئیں۔ موخر الذکر کتاب سادگی کے موضوع کے علاوہ میں کنفیوشس کی تعلیمات سے ملتی جلتی تعلیمات درج ہیں اس کا ایک حصہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے کے لیے اکسیر کی تلاش، خاص خاص کھانوں کے استعمال اور بعض جنسی معاملات سے متعلق ہے۔ اگر تاؤازم کے تمام مذہبی ذخیرے پر ایک عمومی نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کی مذہبی کتب کا خلاصہ انسان کی ماورائیت اور اس کی لافانی قوتوں کی تسخیر ہے جس کو خصوصی طریقوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔(۹)

تاؤازم کے بنیادی عقائد (Basic Principles of Taoism)

تاؤازم کے بنیادی عقائد میں پہلا تاؤ ہے۔ اس کا مطلب طریقہ یا مسلک ہے۔ اپنے وسیع مفہوم میں اس سے مراد طریق عمل ہے اس کا ایک اور مفہوم ان کائناتی قوتوں کا ادراک ہے جو فطرت کے عمل میں جاری وساری ہیں مذہبی تاؤازم میں بعض طلسماتی طریقوں سے ماورائے فطرت قوتوں سے انسان رابطہ پیدا کرتا ہے۔ فلسفیانہ تاؤازم میں یہ ایک داخلی اور وجدانی قوت ہے جو کائنات کے نظام اور اس کی ابتری کے پس پردہ کارفرما ہے۔

تاؤتی چنگ میں تاؤ کے کئی قسم کے مفہوم بیان کیے گئے ہیں ان کو ناقابل ادراک (Imperceptible)، ناقابل امتیاز (Indiscriminate)، شکل و ہئیت کے بغیر (Formless) اور بے نام (Name less) کہا گیا ہے تمام امور تاؤ کی وجہ سے آسمان اور زمین پر نمودار ہوتے ہیں لیکن خود تاؤ ان سے ماوراء ہے اس کے بارے میں کوئی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی لیکن اس کے باوجود تاؤ تمام اشکال (forms) وجودوں (entities) اور قوتوں (forces) کا مخفی طور پر احاطہ کیے ہوئے ہے حتیٰ کہ تاؤ عدم کو بیان کرسکتا ہے گو کہ تاؤ اور عدم (Nonbeing) ایک نہیں۔ عدم اور وجود ایک دوسرے سے نکلتے ہیں وہ ایک دوسرے پر منحصر ہیں ان کو تاؤ کے دو پہلو کہا جاسکتا ہے عدم کے یہ معنی نہیں کہ کچھ بھی نہیں بلکہ اس کا مطلب خلاء (Emptiness) ہے، اور قابل فہم خصائل (Perceptible qualities) کا مفقود ہونا ہے۔ اس لحاظ سے تاؤ ابتداء سے موجود (Primordial) اور غیر منقسم قوت ہے جو وجود اور عدم کے پس منظر میں کام کر رہی ہے مختصراً تاؤ ایک اصول ہے ایک کائناتی اصول (Cosmic Principle) جو لاینفک (Inherent) بے مقصد (Purposeless) غیر شخصی (Impersonal) اور خیر و شر سے لاتعلق (Amoral) ہے۔

نفی عمل (Non Action)

تاؤ کا ایک اور پہلو نفی عمل ہے جس کو مذہبی اصطلاح میں وُو وی (Wu-wei) کہا جاتا ہے اس کا مفہوم عمل سے اختلاف یا اس میں مداخلت نہیں بلکہ جدوجہد (non-striving) ہونا ہے۔ یہ اشیاء کا فطری طریقے سے جاری و ساری عمل ہے۔ اس کو یکساں طریقے اور مختلف ادوار میں تبدیلیوں اور عدم تبدیلیوں کا اظہار کہا جاسکتا ہے اور متحرک اور غیر متحرک (active-passive) امدادی قوتوں (Complementary Energies) کا مظہر اتم ہے چینی فلسفیانہ اصطلاح میں اس کو یانگ اور ین (Yang-Yin) کہا جاتا ہے۔ سادہ الفاظ میں اس کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ فطرت خاموشی سے رواں دواں ہے۔ بقول شخصے:

ے زندگی کا ساز بھی کیا ساز ہے
بج رہا ہے اور بے آواز ہے

اور نفی عمل (یعنی فطری طور پر اشیاء کی تحریک) اپنے مقصد کو تخلیق، قیام اور تباہی کے ذریعے پورا کر رہی

ہے۔ غیر عمل یا نفی عمل ان کوششوں کی نفی کرتا ہے جن کے ذریعے ان حالات کے خلاف نبرد آزما ہوا جا سکتا ہے فطرت کا ئناتی روانی کو نہ تو مدد بہم پہنچاتی ہے اور نہ ہی اس کے خلاف مدافعت پیدا کرتی ہے۔ یہ کائناتی عمل کو جاری وساری دیکھتی ہے۔

اضافیت (Relativity)

تاؤ کا ایک اور پہلو اضافیت ہے اس کو اصطلاح میں چیاؤ (Chiao) کہا جاتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق اچھائی اور برائی درست اور غلط، خوبصورتی اور بدصورتی، قوت اور کمزوری، شان وشوکت اور مسکنت ایک دوسرے کے یکسر مخالف اور متضاد نہیں بلکہ زمان اور مکان کے لحاظ سے اقدار کے پیمانے ہیں۔ کسی بات کا فیصلہ کہ یہ غلط یا درست ہے ایک شخص کی ذاتی رائے، حالات اور ضروریات پر منحصر ہے۔ سرد علاقوں میں رہنے والوں کے لیے سردی وبال ہے لیکن گرم علاقوں کے رہنے والوں کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ پانی اس صحرانورد کے لیے جو تپش اور دھوپ میں چل رہا ہو نعمت عظمیٰ ہے لیکن نشیبی علاقوں میں پانی کا ریلا اس علاقہ کے باسیوں کے لیے عذاب ہے۔ پانی، آب وہوا، اخلاق وغیرہ مطلق اقدار اور مقاصد نہیں بلکہ اضافی ہیں۔

اضداد میں مماثلت (Identity of Opposites)

اضافیت کے نظریہ کو چینی مفکر چوان زو (Chuang Tzu) نے مزید واضح کیا ہے اس کا کہنا ہے کہ:

> ''صداقت یا علم چونکہ ہر ایک کی ضرورت اور حالات سے اضافی طور پر متعلق ہے اس لیے اضداد میں مماثلت ہے تمام تضادات، چھوٹا بڑا، موت وحیات، آغاز وانجام، محدود ولامحدود ایک دوسرے کے مخالف اور متضاد نہیں بلکہ ایک ہی حقیقت کے دو پہلو اور مماثل ہیں۔''

تاؤ (مسلک) ان تفریقوں سے ماوراء ہے۔ اس بات کا دلچسپ اظہار چوانگ زو نے سونے جاگنے کی ایک کہانی میں بیان کیا وہ کہتا ہے کہ:

> ''اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک تتلی ہے جب وہ جاگا تو سوچنے لگا کہ میں نہیں

جانتا کہ کیا میں نے یہ خواب دیکھا تھا کہ میں ایک تتلی ہوں یا میں ایک تتلی ہوں اور اب خواب دیکھ رہا ہوں کہ میں چوان زو ہوں۔''

یہ حقیقت یا تاؤ جو جاگنے اور سونے کا خاصہ ہے یہ اضداد نہیں بلکہ یکساں امور ہیں حقیقی شناخت کے لیے ان تضادات اور تفریقوں کو دور پھینکنا چاہیے جب اضداد کی ثنویت ختم ہو جاتی ہے تب تمام اشیاء ایک یعنی تاؤ کہلاتی ہیں۔

مراجعت (Return)

فطرت کا ایک بنیادی قانون مراجعت ہے اس کو مذہبی اصطلاح میں فو (Fu) کہا گیا ہے۔ ہر شے کا اپنے اصل کی طرف لوٹنا تاؤ کا ایک قانون ہے جسے عربی میں ''**کل شئ یرجع الیٰ اصلہ**'' کہا جا سکتا ہے تاؤ کا قانون جو فطرت سے ہم آہنگ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی شے میں اگر کوئی خصوصیت پیدا ہوتی ہے تو وہ لازمی طور پر مخالف میں بدل جائے گی چونکہ ہر شے کا منبع و ماخذ تاؤ ہے اس لیے ہر شے تاؤ کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ کل تمام اکائیوں کا مجموعہ بن جاتا ہے اور تمام اکائیاں کل کی طرف مراجعت پذیر ہو جاتی ہیں۔ حسن اپنے مرکز کی طرف مائل پرواز ہو جاتا ہے عدم سے وجود پیدا ہوتا ہے اور اس سے پھر عدم جنم لیتا ہے یہ تاؤ کا لافانی اور لامتناہی قانون ہے۔

تبدیلی (Transformation)

چوان زو نے فطرت کے اس غیر متغیر قانون کو فُو یا مراجعت کے انداز سے نہیں بلکہ تبدیلی کے طور پر پیش کیا۔ اس کے نزدیک زندگی ایک حالت سے دوسری حالت میں لافانی تبدیلی ہے اس سے یہ ہرگز مطلب اخذ نہ کیا جائے کہ وہ روح کا قائل تھا جو ایک قالب سے دوسرے میں منتقل ہو جاتی ہے نہ ہی وہ اسے اخلاقی لحاظ سے سبب اور نتیجہ کی لڑی میں پروتا ہے بلکہ وہ زندگی کو ایک مستقل طور پر تغیر پذیر عمل قرار دیتا ہے جو ہمیشہ سے جاری وساری رہے گا اس میں لامتناہی تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ لیکن اس کی انتہا نہیں یہ تاؤ کا کام ہے جو انسانوں کو کائنات یا فطرت کی طرح لافانی بناتا ہے اگر کوئی اس فطری عمل پر کاربند ہوتا ہے تو چوان زو کے مطابق امن وسکون پاتا ہے ایسا امن وسکون جو بیان سے باہر ہے۔ (۱۰)

فلسفیانہ اور مذہبی تاؤازم (Philosphical and Religious Taoism)

چینی مفکرین اور مغربی محققین دونوں فلسفیانہ اور مذہبی تاؤازم میں تفریق کرتے ہیں۔ مذہبی تاؤازم عوام کے عقیدے کو ظاہر کرتی ہے اور فلسفیانہ تاؤازم مذہبی امور کی اساس اور فلسفہ کو بیان کرتی ہے یہ زندگی کا فلسفہ یا مخفی امور کے اظہار کی ایک صورت ہے جو چھٹی سے تیسری صدی ق م میں ارتقا پذیر ہوئی۔ فلسفیانہ تاؤازم نے ایک مخصوص طبقہ کی ضروریات کو پورا کیا جو باطنی امور اور مخفی قوتوں پر یقین رکھتے تھے اور ان تک رسائی چاہتے تھے اس سے انہوں نے روحانی تسکین حاصل کی جب کہ مذہبی تاؤازم نے ایک نہایت منضبط نظام وضع کیا جس میں مذہبی تقاریب، ٹمپل، موروثی پیشوائیت وغیرہ شامل تھے اس کا باقاعدہ ارتقاء دوسری صدی عیسوی میں ہوا۔ یہ ہی عوام کا مذہب اور عقیدہ تھا جس پر عام چینی کاربند تھا وہ نہ تو فلسفے کے بکھیڑوں میں الجھتا تھا اور نہ ہی مخفی باتوں پر تحقیق کرتا تھا اس کا عقیدہ سادہ اور عام فہم تھا۔

اگرچہ نظریاتی طور پر فلسفیانہ اور مذہبی تاؤازم میں ہم نے تفریق پیدا کی ہے لیکن حقیقت میں یہ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں ایک تاؤمت کا پیروکار مذہبی امور پر کاربند ہوتے ہوئے یکسوئی گیان دھیان اور متصوفانہ اعمال بجالا سکتا تھا۔ بعض محققین کا یہ خیال تھا کہ تاؤازم کے عظیم فلسفے کو عوامی سطح پر لا کر اس کی شکل و صورت کو مسخ کر دیا گیا اس کی فلسفیانہ اساس کو نقصان پہنچایا گیا اور اس کی حقیقی روح کو مجروح کیا گیا لیکن ایسا نہیں اگر مذہبی اور فلسفیانہ تاؤازم میں تفریق کی جاتی ہے تو یہ محض وضاحت اور سہولت کے لیے ہے وگرنہ یہ دونوں لازم وملزوم اور ایک دوسرے میں پیوست ہیں۔

تاؤازم پر کام کرنے والے مغربی محققین نے فلسفیانہ تاؤازم پر تو بہت توجہ دی لیکن مذہبی تاؤازم کا زیادہ مطالعہ نہیں کیا۔ مذہبی تاؤازم کا وہ جب ذکر کرتے ہیں تو بعض مخصوص باتوں کو بیان کرتے ہیں جن میں ان کی اپنی دلچسپی شامل ہوتی ہے مثال کے طور پر وہ حبس دم کی مشقوں پر روشنی ڈالتے ہیں، ہمیشہ کی زندگی پانے کی باتیں بیان کرتے ہیں، کیمیا اور دیوتاؤں کو موضوع سخن بناتے ہیں اس لحاظ سے دیکھا جائے تو تاؤازم کا اصل مطالعہ اب بھی تشنہ تکمیل ہے اور اس مطالعے کا اس عہد کی دوسری مذہبی تحریکوں خصوصاً کنفیوشس ازم اور بدھ مت کے تناظر میں ضرورت ہے۔(۱۱)

تاؤازم کا تاریخی ارتقاء(Historical Perspective of Taoism)

اڑھائی ہزار سال کے طویل عرصہ پر محیط تاؤازم کی ترقی وارتقاء کے پس پردہ لاؤزو(Lao Tzu) کی تعلیمات اور فلسفہ کے علاوہ ان کی مسحور کن شخصیت کا اثر کارفرما ہے جنہیں روایتی طور پر اس کا بانی قرار دیا جاتا ہے۔مقدس کتاب تاؤتی چنگ جس کے وہ مرتب تھے اس میں ان کی شخصیت کا پرتو موجود ہے۔البتہ جدید محققین اس بات کونہیں مانتے اگرچہ وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ فلسفیانہ تاؤازم ایک مربوط صورت میں کتاب تاؤتی چنگ میں ہمارے سامنے آئی۔

تاؤازم کو چینی بادشاہوں کے زمانے (۲۲۱۔۲۰۶ ق م) اور ہان(Han) کے عہد(۲۰۰۔۲۲۰ ق م) میں سرکاری سرپرستی حاصل رہی چین کے مختلف مذاہب اور عقائد کے نمائندے شاہی دربار میں جا کر مختلف مذہبی معاملات پر تبادلہ خیالات کرتے تاکہ اپنے نظریات کے لیے شاہی سرپرستی حاصل کرسکیں وہ اپنے عقیدے اور فلسفے کی دوسرے عقائد وفلسفہ پر برتری ثابت کرنے کی کوشش کرتے بادشاہ ان باتوں کو دلچسپی سے سنتے تھے فلسفیانہ دلائل کے علاوہ تاؤازم کے پیروکار حیران کن شعبدے اور جادو کے کمالات دکھانے کے ماہر (Thaumaturgy) ہوتے تھے۔ان طریقوں سے اپنے نقطۂ نظر کی عملی وضاحت پیش کرتے۔

تیسری صدی ق م میں تاؤازم کے اکابر چینی فرمانرواؤں اور امراء کے آگے لاؤزو کی تعلیمات پیش کرتے رہے جو شاہی پرستی میں رواج پانے لگیں یہ تعلیمات زیادہ تر ایک مثالی حکومت کے اصولوں اور لافانیت کے فلسفہ پر مشتمل تھیں عام لوگوں میں بھی یہ مقبولیت حاصل کرنے لگیں ''ہان'' امراء نے ان باتوں کو بہت پسند کیا انہوں نے تاؤازم کے نفی عمل کے نظریہ کو اپنایا اور حکومت میں عدم مداخلت کی پالیسی پر زور دیا۔

دوسری اور تیسری صدی عیسوی میں تاؤازم میں ایک نئے رجحان کا پتہ چلتا ہے۔بعض لوگوں نے مستقبل کے نجات دہندہ ہونے کے دعوے کیے انہوں نے اپنے فطری اور جاذب نظر اعمال سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنایا ان میں ایک شخص نے تو اپنے آپ کو لاؤزو کا کامل نمونہ یا بروز مجسم (Re-incarnation) قرار دیا۔دوسرے نام نہاد نجات دہندوں میں بعض انقلاب پسند رہنما تھے۔لیکن ان تمام نجات دہندوں کو شاہی افواج نے مار ڈالا۔اس طرح یہ فلسفہ وقتی طور پر دب گیا۔

عام طور پر یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ چانگ تاؤ لنگ (Chang Tao Ling) نے زی شوان (Szechwan) صوبے میں ۱۴۲ عیسوی میں تاؤازم کو ترقی دی اس نے عظیم رہنما لاؤزو سے ایک اشارہ پایا کہ وہ اس وقت کے انحطاط پذیر اور فرسودہ مذہبی عقیدے اور رسومات کی جگہ لاؤزو کے نظریات پھیلائے۔ چینی روایت کے مطابق وہ آسمان تک گیا جہاں اس نے آسمانی آقا (Heavenly Master) کا خطاب پایا اس کے پیروکاروں کو بھی آسمانی آقا کہا جاتا ہے انہوں نے ایک انجمن تشکیل دے کر لاؤ کے نظریات پھیلانے شروع کر دیئے وہ اچھے کاموں اور نیک اعمال کی تعلیم دیتے اور اس کے نتیجہ میں بیماریوں سے بچاؤ کی یقین دہانی کراتے تھے۔ تاؤازم رفتہ رفتہ شمالی چین میں پھیلنے لگا چوتھی صدی عیسوی میں آسمانی آقاؤں کے نظریات جنوب مشرقی چین میں مقبولیت حاصل کرنے لگے جہاں نفی عمل کے ساتھ جبر واستبداد (Coertion) کا فلسفہ بیان کیا جانے لگا۔ حکومت نے مقامی مذاہب، مخفی عقائد، جادوگروں اور شعبدہ بازوں کو سرکاری سطح پر ختم کر کے آسمانی آقاؤں کے نظریات کو عام کیا۔ پہلے سے موجودہ سادہ عبادات کی جگہ لمبی چوڑی رسومات نے لے لی ان سے یہ تصور پیدا کیا گیا کہ یہ زندگی کو قوت بخشنے والی اور عمر بڑھانے والی باتیں ہیں جسم میں قوت برقرار رکھنے کے لیے حبس دم کے کئی طریقے اختیار کیے گئے۔ تاؤازم کے بعض پیروکار جھاڑ پھونک کے ماہر (Exorcis) تھے وہ بہت طویل اور پیچیدہ رسومات ادا کرتے تھے۔ دوسرے تاؤ مفکرین نے قدیم مذہبی کتب کو تلاش کیا ان کو مدون کیا اور خاص طبقے میں روشناس کرایا ایک مذہبی طبقہ آسمان میں موجود لافانی قوتوں سے رہنمائی حاصل کرنے کا دعویدار تھا۔ (۱۲) تانگ فرمانرواؤں (۹۰۷۔۶۱۸ء) اور منگ خاندان (۱۶۴۴۔۱۳۶۸) نے تاؤازم کی پیش گوئیوں اور ان کے پراسرار علوم کا پرچار کر کے عوامی حمایت حاصل کی تانگ کے زمانے میں ہی مذہبی تاؤازم کا احیاء ہوا اس تحریک کا بانی لی یوان (Li Yuan) جو اپنے آپ کو لاؤزو کی اولاد ظاہر کرتا تھا۔ تاؤازم کے پیروکاروں نے اس کی ذات میں ایک نجات دہندہ کی آمد کی پیش گوئی کا پورا ہونا تسلیم کر لیا اور حکومت نے اس کے افکار کو مان کر اس کی سرپرستی جاری رکھی تاؤازم کے پیروکاروں نے اپنے مذہبی عقائد و نظریات کی ترویج کے لیے بدھ مت، عیسائیت، مشرقی عیسائی نسطوریت اور مانویت کے اکابر اور مذہبی رہنماؤں سے روابط پیدا کیے ان کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا۔ ساتویں صدی عیسوی میں تاؤازم جاپان میں متعارف ہوا جہاں اس کے ماننے والے اب بھی موجود ہیں۔

تاؤ فرقے (Tao Sects)

تاؤازم میں کئی فرقے اور مکاتبِ فکر پیدا ہوئے جن میں بعض اب تک موجود ہیں انہوں نے اپنے ٹمپل اور عبادت گاہیں تعمیر کیں۔ مذہبی بنیادوں پر اپنی عبادات، رسوم ورواج اور گیان دھیان کے طریقے وضع کیے یہ بات واضح کرنی ضروری ہے کہ تاؤازم نے کبھی بھی ایک مستقل مرکزی دینی پیشوایا اتھارٹی قائم نہیں کی جیسے دلائی یا پوپ ہے۔ اس لیے تاؤ فرقوں میں کوئی اتحاد یا مرکزیت نہ تھی ہر فرقہ اپنے بانی کی طرف دیکھتا تھا انفرادی طور پر اپنی مقدس کتب پر عمل کرتا اور اپنی رسومات بجالاتا تھا۔ (۱۳)

بدھ مت سے ٹکراؤ (Clash with Buddhism)

تاؤازم کا عظیم مفکر چوان زو تھا اس کی کتاب کے بعض اقتباسات کو کیو ہسیانگ (Kuo Hsiang) (م ۳۱۲ء) کی تحریرات سے حاصل کر کے مختصر طور پر مرتب کیا گیا۔ اس کتاب میں بہت سی دلچسپ باتیں بیان کی گئی ہیں۔ پرندوں کے قصے کہانیاں اور ان کی گفتگو سے بعض نصیحت آمیز باتیں اخذ کی گئی ہیں۔ اس تبلیغی طریقے کو بعد میں بدھ مت کے بعض فرقوں نے اپنایا۔ دوسری صدی ق م میں جب تبت کے تجارتی راستوں کے ذریعے چین میں بدھ مت پھیلا تو تاؤازم کا اس سے ٹکراؤ ہوا۔ اس تصادم کے حل کے لیے بدھ مت کو تاؤ ازم کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور یہ روایت گھڑی گئی کہ لاؤزو ایک زمانے میں مغرب گیا اور ہندوستانیوں کو ایک طرح کی تعلیم دی جو تاؤازم ہی کی ایک صورت تھی۔ اس لیے بدھ مت میں تاؤ کے افکار ہی کی جھلک موجود ہے۔ اس قسم کی روایات کے باوجود بدھ مت نے تاؤازم کو متاثر کیا۔ اسی اثر کے تحت تاؤازم میں مہایانا قسم کی بدھ مت نے جنم لیا کئی تاؤ معبد بنے اور تاؤ رہبانیات کا سلسلہ چل نکلا۔ دونوں مذاہب نے اپنی بقاء کے لیے شاہی سرپرستی کی خواہش کی۔ تانگ خاندان (۶۱۸۔۹۰۷ء) کے شاہ کواتسنگ (Kao Tsung) نے (۶۴۹۔۸۳ء) میں حکم دیا کہ بدھ اور تاؤ عبادت خانوں کو سرکاری سرپرستی مہیا کی جائے۔ یہ تحفظ اور سرپرستی ۱۹۱۱ء تک قائم رہی تاؤازم کی سرپرستی کرنے والے چینی بادشاہوں نے کنفیوشس ازم کے عقائد وتعلیمات اور ان کے اداروں کی بڑی قدر کی ان کو نہ تو کسی قسم کا نقصان پہنچایا گیا اور نہ ہی ان کے داخلی طریق کار میں کوئی مداخلت کی گئی۔ اس طرح معاشرہ میں ایک باہمی رواداری کی فضا پیدا ہوئی۔

دوسری صدی میں جب بدھ مت چین میں داخل ہوا اس وقت شاہ لاؤ ہوان حکمران تھا۔ اس کی مذہبی روایات کی پاسداری اور مروجہ مذاہب سے لگاؤ کا پتہ چلتا ہے۔ اس نے قدیم چینی دیوتا ہوانگ لاؤ، لاؤزو اور بدھ کے مجسمے ایک ساتھ اپنے محل میں سجائے اور ان سب مذہبی رہنماؤں کی یکساں قدر کی۔ بدھ مت کی کتب پالی سنسکرت میں تھیں اور تاؤ کتب چینی زبان میں تھیں اس لیے ابتداء میں باہمی مذہبی تفہیم اور ایک دوسرے کے عقائد کو سمجھنے میں بہت مشکلات پیش آئیں۔ ابتداء میں تاؤازم کے رہنما بدھ مت کو ایک اجنبی فلسفہ قرار دیتے رہے اور بدھ کتب کو لاؤزو کی تعلیمات کی مسخ صورت بتاتے رہے حتیٰ کہ تاؤازم نے بدھ مت کی کئی باتیں اپنا لیں۔ (۱۴) اگرچہ ان کو تاؤ کی تعلیمات کا نام دیا گیا۔

جدید تاؤازم (Modern Taoism)

تاؤازم کے فلسفیانہ افکار اور مذہبی معتقدات کی جھلک تمام جنوب مشرقی ایشیائی ثقافتوں میں موجود ہے خاص طور پر ویت نام، جاپان اور کوریا میں ان کی جھلک نمایاں ہے۔ کئی تاؤ افکار چینی سیاحوں کی معرفت باہر گئے۔ کنفیوشس ازم نے بھی انسان، سماج، حکمرانوں، آسمان اور کائنات کے بارے میں اسی قسم کے تصورات پیش کیے جو تاؤازم کے تھے اس لحاظ سے دیکھا جائے تو قدیم کنفیوشس ازم کا دائرہ اخلاقی اور سیاسی نظام کی تخلیق تک محدود رہا جب کہ تاؤازم نے شخصی اور مابعد الطبیعاتی امور پر زور دیا۔ مختلف زمانوں اور فلسفوں کی زد میں رہنے کے بعد مذہبی تاؤازم ان مقامات میں پھلنے پھولنے لگا جو قدیم چینی اقدار اور معاشرت کے عکاس تھے۔ ۱۹۶۰ء کی دہائی کے بعد تاؤازم کا تائیوان میں احیاء ہوا کئی علاقوں میں نہایت قیمتی اور خوبصورت تاؤ ٹمپل بنائے گئے جہاں بہت وسیع پر تکلف اور رنگارنگ تقاریب اور میلے منعقد کیے جاتے ہیں، متفرق نوعیت کی تقاریب اور دلچسپ پروگراموں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ تاؤازم کے مذہبی تاؤ معبدوں میں تعینات ہیں جہاں وہ قدیم رسومات بجالاتے ہیں ان کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے۔ چین میں کمیونسٹ انقلاب کے وقت ۱۹۴۹ء میں ۶۳ واں آسمانی آقا چانگ این پیو (Chang En-Pu) تائیوان فرار ہو گیا تھا۔ اس کی ۱۹۷۰ء میں وفات کے بعد ۶۴ واں آسمانی آقا چانگ یوان ہیسن (Chang Yuan-hasien) اس کا جانشیں بنا۔ تاؤازم کے پیروکار چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی صورت میں چین، سنگاپور اور بنکاک (تھائی لینڈ) میں موجود ہیں

عوامی جمہوریہ چین میں تاؤازم کی ایک عظیم عبادت گاہ پویان کوان (Poyun Kuan) یا سفید بادل معبد ہے جو بیجنگ میں واقع ہے کچھ اور جگہوں پر بھی تاؤ ٹمپل موجود ہیں جن میں راہب قیام پذیر ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ چین میں ۳۰ ہزار تاؤ مذہبی رہنما موجود ہیں۔(۱۵)

کنفیوشس ازم (Confucianism)

وہ عہد جس میں کنفیوشس ازم نے جنم لیا چین کی ذہنی تخلیقات کا سنہرا دور سمجھا جاتا ہے لیکن اسی دور میں سیاسی اور معاشرتی افراتفری بھی عام تھی چھوٹے چھوٹے حکمران شاہی خاندان چُو کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر مختلف علاقوں پر قبضہ جمارہے تھے اور عوام کا استحصال جاری تھا۔ داخلی انتشار نے ملک کی اندرونی سرحدات کو اتنا کمزور کر دیا تھا کہ ہر ایک جاگیردار اپنی مرضی کے علاقے پر قابض ہو کر اپنی حکمرانی قائم کر لیتا تھا۔ یہ جاگیردار اتنے کرپٹ تھے کہ لوگ ان کی چیرہ دستیوں سے تنگ آ چکے تھے ان حالات کے باوجود مشرقی چُو کا طویل عہد (۷۷۱-۲۵۵ ق م) سماجی، سیاسی اور ذہنی تخلیقات کا عظیم دور تھا۔ امن وامان کی صورت بہتر تھی اور لوگ خوشحال تھے۔

اس عہد کو کلاسیکی عہد بھی کہا جاتا ہے بعض چینی مستشرقین نے اس عہد کی بڑی تعریف کی ہے اور اس کو سو فلسفیوں کا عہد (Age of Hundred Philosophers) کا نام دیا ہے۔ ان چینی فلسفیوں نے کئی جہتوں میں کام کیا اور اہم سماجی سیاسی اور معاشرتی نظریات وضع کیے ان سو عظیم فلسفیوں کو چھ مکاتیب فکر میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

① کنفیوشس ازم (Confucianism) ② تاؤازم (Taoism)

③ موہزم (Mohism) ④ ین یانگ (Yin-Yang)

⑤ مباحثات (Dialectician) ⑥ دستوریت (Legalism)

دوسری صدی ق م میں کنفیوشس ازم کو سرکاری مذہب کا درجہ دے دیا گیا اور باقی مکاتیب فکر پر اس کی برتری تسلیم کر لی گئی۔(۱۶)

کیا کنفیوشسس ازم مذہب ہے؟

جس طرح تاؤازم کے بارے میں محققین کا اختلاف ہے کہ آیا یہ ایک مذہب تھا یا محض فلسفہ وفکر کا نام ہے ایسے ہی کنفیوشسس ازم کے متعلق بھی حکماء کی مختلف آراء ہیں بعض لوگ اسے مذہب قرار دیتے ہیں اور بعض محض فلسفیانہ نظام سمجھتے ہیں۔ ہمارے ہاں یہ روش عام ہے کہ ہم کسی مذہب یا فلسفہ کے بانی کو نبی اور رسول قرار دے دیتے ہیں ہمارا یہ استدلال ہوتا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: ''ہر قوم میں ایک ہادی آیا۔'' اس لیے ہوسکتا ہے کہ یہ ہادی ہوا یسے امکانی انداز سے کسی فلسفی یا مصلح کو نبی اور رسول اور حامل وحی و کتاب قرار دینا غلط ہے جب کہ اس کا اپنا دعویٰ موجود نہ ہو یا قرائن سے ایسا ثابت نہ ہوتا ہو۔

وہ حکماء جو کنفیوشسس ازم کو نظام فلسفیانہ سمجھتے ہیں ان کا یہ استدلال ہے کہ اس مذہب میں نہ تو کوئی مذہبی ادارہ اور نظام ہے اور نہ ہی کسی حکم کے ماننے یا انکار کرنے کی سزا و جزا ہے اس میں صرف اعلیٰ اخلاقی اقدار اور سیاسی نظریات پیش کیے گئے ہیں ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ لوگ جو اس نظریہ کے حامی ہیں کہ یہ ایک مذہب ہے ان سے جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا اس میں کوئی نواہی و منکرات ہیں اور حیات بعد الممات کا کوئی تصور ہے۔ اگر نہیں تو یہ کیسا مذہب ہے۔ یہ تصورات تقریباً ہر مذہب میں موجود ہیں اس کے جواب میں کنفیوشسس ازم کو مذہب قرار دینے والے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اس میں مذہبی عناصر و عوامل موجود ہیں مثلاً اکابر کی پوجا، آسمان کی تعظیم، عمومی رسومات، قربانی کی رسومات اور معبدوں کا وجود یہ ایسے امور ہیں جو اس کے مذہب ہونے کی دلیل ہیں لیکن اس بات کی تردید اس طرح کی جاتی ہے کہ کنفیوشسس ازم کے ٹمپل تو ضرور ہیں لیکن یہ محض یادگاری عمارت ہیں یہ ایسے معبد نہیں جیسے کہ دیگر مذاہب کے ہیں۔ ان تمام مباحث و دلائل کے باوجود یہ کہا جاسکتا ہے کہ چین کے عوام کنفیوشسس ازم کو ایک ایسا عقیدہ سمجھتے ہیں جس کی یا تو تائید کی جائے یا تردید کی جائے ان کے نزدیک یہ ایک ضابطہ حیات ہے جو سیاسی سماجی اخلاقی اور روحانی امور پر محیط ہے اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کنفیوشسس نے اخلاقیات کا درس دیا جس کے نتیجہ میں سیاسی اور سماجی رشتے استوار کیے گئے اور طریق حیات کو ان وضع کردہ اصولوں پر چلایا گیا۔ اس لحاظ سے یہ اگر روایتی معنوں میں مذہب نہیں پھر بھی اس میں مذہب کے اتنے عناصر موجود ہیں کہ ان کو یکسر نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔

کنفیوشس کا تعارف

کنفیوشس کون تھا؟ اس سوال کا جواب دینا مشکل ہے اس کی حیات کی صحیح تصویر کسی ایک ماخذ سے دستیاب نہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جیسے جیسے اس کے نظریات و افکار مقبولیت حاصل کرتے گئے ویسے ویسے لوگوں نے اس کے بانی کے متعلق روایات اور قصے کہانیاں وضع کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور اس کو تقدس کا درجہ دیا۔ اس کی باضابطہ سوانح کئی سو سال بعد مدون ہوئی عقیدت اور محبت کی رنگ آمیزی نے اصل واقعات کو گہنا دیا اور آخر کار اس کے غالی پیروکاروں نے اسے ایک نیم دیوتا کا درجہ دے دیا۔

کنفیوشس کا اصلی نام چیو (Chiu) تھا جس کے لفظی معنی چھوٹی پہاڑی کے ہیں کیونکہ اس کے سر کی ساخت ایسی تھی کہ جیسے ایک چھوٹی پہاڑی ہو اس لیے وہ اس نام سے مشہور ہوئے ان کا خاندانی نام کنگ (King) تھا۔ کنفیوشس کنگ فوزو (Kung Fu Tzu) کا لاطینی ترجمہ ہے جس کے معنی آقا یا کنگ (Master or King) کے ہیں۔

عام روایات کے مطابق کنفیوشس ۵۵۱ ق م میں پیدا ہوا اس کی پیدائش کی جگہ لُو (Lu) کا علاقہ تھی جو موجودہ چین کا علاقہ چُوفو (Chu Fu) ہے یہ شانتوگ کا شمالی صوبہ ہے۔ اس کے والد کا نام شوہو (Shu Ho) تھا جو ایک سپاہی تھا اس کی والدہ ایک مقتدر چینی گھرانے ین (Yen) سے تعلق رکھتی تھی جب وہ بچہ تھا تو اس کے والدین انتقال کر گئے۔ ۱۹ ر سال کی عمر میں اس نے شادی کی۔ (۱۷)

اگرچہ اس کی بیوی کے بارے میں معلومات نہیں ملتیں البتہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کی ایک لڑکی اور ایک لڑکا تھا۔ لڑکا جس کا نام پویو (Po-yo) تھا اس کا شاگرد بنا لیکن اس کی زندگی ہی میں مر گیا۔ بیٹی کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں کنفیوشس کی ابتدائی زندگی کے متعلق جو مزید معلومات ملتی ہیں ان کے مطابق اس نے ایک عام ملازم کے طور پر ڈیوک چُو (Duke Chu) کے یادگاری ٹمپل میں ملازمت اختیار کر لی جہاں وہ ٹمپل کی تمام رسومات میں شرکت کرتا تھا بعد میں وہ ایک دیہی ٹمپل میں رسومات ادا کرنے لگا۔ تعلیم اور آگاہی اس کی فطرت میں داخل تھی اس نے ان رسومات اور تقاریب کا تنقیدی مطالعہ کیا اور اس علاقہ کے بوڑھوں سے بعض سوالات کیے جلد ہی وہ غیر معمولی اوصاف کا مالک سمجھا جانے لگا۔ کیونکہ اس نے کتاب شوچنگ کا

بیشتر حصہ زبانی یاد کرلیا یہ کتاب مذہبی تاریخ تھی دوسری مقدس کتاب شی چنگ کو بھی یاد کرلیا جو اہم مذہبی نظموں پر مشتمل تھی وہ ان کتابوں کے اقتباسات علاقہ کے موسیقاروں کے ساتھ گا کرسناتا جنہیں لوگ عقیدت سے سنتے جلد ہی اس کی شہرت قدیم رسومات کی ادائیگی کرنیوالے ماہر کے طور پر علاقے میں پھیل گئی۔(۱۸)

روایات کے مطابق کنفیوشس نے کئی دفعہ سرکاری ملازمت کے لیے مقابلہ کے امتحانات میں حصہ لیا لیکن ناکام ہوا۔ مسلسل ناکامی سے اکتا کر اس نے تعلیم کے میدان میں قدم رکھا اور بڑے بڑے امراء کے بچوں کی بجائے غریب لوگوں کے بچوں کو پڑھانے لگا اس طرح اس کی شہرت میں مزید اضافہ ہوا اور لوگ اس کو پسند کرنے لگے۔ اس دوران اس نے اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا آخر کار پچاس سال کی عمر میں اس نے سرکاری ملازمت کے لیے مقابلہ کا امتحان پاس کرلیا اس کو علاقہ لُو کے دارالحکومت کے مغرب میں واقع چنگ تو (Cheng-Tu) کے علاقہ میں چیف مجسٹریٹ کی نوکری مل گئی یہاں اس کو اپنے سیاسی نظریات کو جلا بخشنے اور ان کو بروئے کار لانے کا موقع ملا۔ اس کی صلاحیتوں کے پیش نظر شاہ چین نے اس کو اس شاہی سفارت میں شامل کرلیا جو بیرونی منگولیا میں صلح کانفرنس کی شرائط طے کرنے گیا بعد میں اس کو محکمہ انصاف میں نائب وزیر مقرر کیا گیا۔ ایک عام آدمی کا اس اہم عہدے پر فائز ہونا غیر معمولی بات تھی کیونکہ یہ چھ شاہی عہدوں میں سے ایک تھا۔ کنفیوشس کی تمام تر کوششوں کے باوجود حکمرانوں نے اس کی ذہانت وفطانت سے پورا پورا فائدہ نہ اٹھایا اگرچہ امراء اس کی تعریف کرتے لیکن اس کی باتوں اور تجاویز پر عمل نہیں کرتے تھے۔ ان باتوں سے دل برداشتہ ہو کر اس نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔

چینی روایات میں کنفیوشس کی پوری زندگی اور اس کے مختلف ادوار کی یہی تفصیل ملتی ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس نے مذہبی دنیا میں کوئی کارہائے نمایاں انجام دیا ہو یا کسی مسلک کی بنیاد رکھی ہو یا کوئی مذہبی دعویٰ کیا ہو۔ اگرچہ یہ واقعات بھی تاریخی طور پر مشکوک قرار دیئے جاتے ہیں پھر بھی یہ اس کی زندگی کا اہم باب ہے۔ مغربی محققین کا یہ خیال ہے کہ اگر اس نے شاہی ملازمت اختیار کی تھی اور کوئی اعلیٰ منصب حاصل کیا تھا تو اس بات کا اس کی نصائح پر مشتمل کتاب انالیکٹ (Analect) میں ذکر ہونا چاہیے تھا۔ لیکن ایسا نہیں ہے اس کے برعکس ہمیں اس بات کا بھی ثبوت نہیں ملتا کہ نوکری کے دوران اس نے کوئی کتاب مرتب کی ہو جس میں اپنے افکار و نظریات درج کیے ہوں انالیکٹ میں ہمیں اس کے اپنے خدشات، اپنے آپ پر شک اور ایسی

باتوں کا تذکرہ ملتا ہے۔جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کو اپنی صلاحیتوں اور کارکردگی پر اعتماد نہ تھا۔اس لیے بعض ناقدین کا خیال ہے کہ اس نے آخری زندگی میں لُو میں معمولی ملازمت کی بعد میں اس سے اکتا کر اور اس عہد کی بدعنوانیوں اور انتشار سے دل برداشتہ ہو کر استعفیٰ دے دیا۔البتہ اس نے بعض لوگوں کو اپنا ہمنوا بنالیا۔(۱۹)

حکمران کی تلاش

اپنے چند پیروکاروں کو ساتھ لے کر کنفیوشس نے اپنی زندگی کے آخری دس سال امراء اور شاہی دربار میں جا جا کر ان کو اپنے نظریات بتانے میں صرف کیے وہ شاہی درباروں کے نمائندوں سے ملا اور اہم عہدیداروں کو اپنی فکر سے آگاہ کیا پہلے وہ ریاست چی (Chi) کے شمالی علاقوں میں گیا یہاں بہت زیادہ داخلی انتشار تھا امن وامان مفقود تھا اس کو ایک مخالف کے شبہ میں ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی لیکن بمشکل تمام اس کی جان بچی تاہم وہ حالات سے نہیں گھبرایا اور نہ ہی اس کا ولولہ شوق کم ہوا اس نے نامساعد حالات کے باوجود حکمرانوں کو اپنے خیالات ونظریات سے آگاہ کیا۔شمال میں اپنے مشن کی تکمیل، کے بعد وہ جنوب میں اپنے پیروکاروں کے ساتھ گیا یہاں ریاست سن (Sung) میں اس نے ڈیرہ ڈالا اس جگہ اس کو زیادہ کامیابی نہ ہوئی پھر وہ دوسری ریاستوں میں چلا گیا۔(۲۰)

چینی روایات میں مذکور ہے کہ اس کے نظریات اور نصائح کو بعض جگہ بہت پذیرائی حاصل ہوئی خاص طور پر جب اس نے لوگوں کو سرکاری پالیسی پر اپنی تجاویز پیش کیں ان تمام باتوں کو سننے اور ماننے کے باوجود کسی ریاست کے صاحب اقتدار نے اس کی خدمات حاصل نہ کیں اس نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اگر اس کے سیاسی نظریات اور تجاویز پر عمل کیا جائے تو تین سال کے عرصے میں غیر معمولی معاشرتی تبدیلی رونما ہو سکتی ہے لیکن کسی نے اس کی باتوں کو نہ مانا۔مسلسل سیاحت اور جاگیرداروں اور امراء سے ملاقاتوں کے بعد جب کوئی نتیجہ نہ نکلا تو وہ مایوس ہو گیا اور اپنے آبائی وطن لُو آ گیا۔آئندہ پانچ سالوں میں اس نے لوگوں کو پانچ کلاسیکی مذہبی کتب کی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کیا اس نے کئی شاگرد اور پیروکار پیدا کر لیے ان میں سے بعض نے اعلیٰ سرکاری عہدے حاصل کیے کچھ لوگوں نے سکول قائم کیے تاکہ کنفیوشس کے خیالات پھیلا سکیں۔۷۲ر سال کی عمر میں ۴۷۹ ق م میں کنفیوشس کا انتقال ہو گیا وہ ایک ناکام اور نامراد مصلح اور فلسفی کے طور پر اس دنیا سے

رخصت ہوا۔ یہ اس شخص کی داستانِ حیات ہے جس کو جنوب مشرقی ایشیاء میں ایک عظیم فلسفی، مذہبی رہنما اور سیاسی مصلح سمجھا جاتا ہے۔(۲۱)

ان تمام واقعات کی روشنی میں اتنا ضرور عیاں ہوتا ہے کہ کنفیوشس کا جو بھی سیاسی پروگرام اور دینی نظریات ہوں وہ اپنے مشن میں مخلص اور دیانت دار تھا اس نے اس عہد کی سیاسی ابتری، سماجی عدم توازن اور جاگیردارانہ نظام کی چیرہ دستیوں کا بغور مطالعہ کیا اور ان کی اصلاح کی تجاویز پیش کیں۔ اگر چہ اعلیٰ طبقہ نے اس کی باتوں پر کان نہ دھرے لیکن وہ اپنے مشن کو آگے بڑھاتا رہا اس نے اپنی لگن اور قوتِ عمل سے کئی لوگوں کو اپنا ہم نوا بنالیا اس نے تعلیم کی اہمیت اور ضرورت پر بہت زور دیا وہ اپنے طالب علموں سے ذہانت اور سعی پیہم کا طلبگار رہا اسی کی بناء پر اس کو ''آقا'' کہا جانے لگا۔ اگر چہ خود اس نے اپنے آپ کو ایک ناکام شخص سمجھا لیکن اس کی کامیابی اس بات میں مضمر ہے کہ آج بھی اس کے ماننے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے اس کے لیے محبت وعقیدت کا ایک سلسلہ قائم ہے اور لوگ اس کو چین کا عظیم حکیم، مصلح اور مذہبی رہنما سمجھتے ہیں۔

تعلیمات(Teachings)

کنفیوشس کی اصل تعلیمات دستیاب نہیں البتہ اس سے منسوب نظریات نصائح اور سیاسی افکار پر ایک مجموعہ دستیاب ہے اس کا کئی زاویوں سے مطالعہ کیا جا چکا ہے اور اس پر مغربی مفکرین نے بہت کچھ تحریر کیا ہے۔ یہاں اس کا مختصر تعارف کرایا جاتا ہے۔

انالیکٹ(Analect)

کنفیوشس سے منسوب پُر حکمت باتیں، اقوال، مباحثات اور دانشمندانہ نصائح کو چینی اصطلاح میں لون یو(Lun yu) کہا جاتا ہے اور جس کا لفظی ترجمہ ہلکی پھلکی گفتگو ہے۔

مغرب میں انالیکٹ کو اسی کا مترادف سمجھا جاتا ہے اس لیے یہ اسی نام سے مشہور ہے۔ دراصل یہ لفظ یونانی لفظ انالیکتا(Analekta) سے مشتق ہے۔ یعنی مجموعہ افکار ونصائح۔ اس کتاب کے بیس ابواب ہیں اور بارہ ہزار سات سو چینی الفاظ پر مشتمل ہے اس میں ماسٹر کنفیوشس کے افکار، اس کے مباحث، سفرنامے اور

نصائح مذکور ہیں جو اس کے پیروکاروں نے آئندہ نسلوں کی تعلیم و ہدایت کے لیے مرتب کیے اگر چہ ایسے دوسرے مجموعے بھی ہیں لیکن اس کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ اس کو پہلی صدی عیسوی میں مدون کیا گیا تھا۔ انالیکٹ کو کنفیوشس کی ابتدائی زندگی اور ان کی تعلیمات کا سب سے قدیم ماخذ سمجھا جاتا ہے اور اس کا چینی کلاسیک میں نمایاں مقام ہے اگر چہ اس کتاب میں کوئی ترتیب، موضوع کی درجہ بندی اور وحدت افکار نہیں اور ایک بات کو بار بار بیان کیا گیا ہے پھر بھی اس کو کنفیوشس اور اس کی تعلیمات کا بنیادی ماخذ سمجھا جاتا ہے۔

سیاسی افکار (Political Thoughts)

بعض مفکرین کا خیال ہے کہ کنفیوشس نے کوئی انقلابی سیاسی نظریات پیش نہ کیے وہ محض چین کے ماضی اور گم گشتہ عہد کا احیا چاہتا تھا وہ صرف مخصوص روایت پسند (Selective Traditionalist) تھا یعنی اس نے بعض مخصوص نظریات اور رسومات کا پرچار کیا جن کو وہ پسند کرتا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ جدت پسند تھا اور طرحِ نو کی بنیاد رکھنا چاہتا تھا اس کی خواہش تھی کہ وہ اس حیرت خانہ عالم میں نئی قدریں متعارف کرائے۔ اس کے فکر کے دو پہلو چینی تمدن اور معاشرت کے لیے یقیناً انقلاب آفریں تھے:

اوّل: وہ لوگ جو صاحبانِ اقتدار اور اعلیٰ حکمران ہوں ان کو موروثی طور پر یہ عہدے نہیں ملنے چاہئیں بلکہ ذہانت وفطانت اور اچھائی وعام بھلائی اس کی بنیاد ہو۔

دوم: حکومت کا منتہائے نظر عوام کی مجموعی فلاح و بہبود ہو۔

یہ دو باتیں واقعی اس کی عمدہ سوچ اور اچھے ذہن کی آئینہ دار ہیں۔ چینی معاشرہ جس افراتفری انتشار اور جاگیرداریت کے تسلط کا شکار تھا اس میں ان خیالات کے تعلیم وترویج معاشرے کی بعض اساسی اقدار کے خلاف بغاوت تھی اسی لیے حکمرانوں نے اس کی بات پر کان نہ دھرا اور اس کے افکار کو اس عہد میں پذیرائی نصیب نہ ہو سکی۔ (۲۲)

کنفیوشس کے فکر کا مرکزی نقطۂ نظر یہ ہے کہ سخت قوانین اور سزاؤں کے برعکس تعمیر اخلاق اور اعلیٰ اقدار کو فروغ دیا جائے اس کو اس نے لی (Li) اور شو (Shu) کے فلسفہ میں بیان کیا ہے:

''یعنی اچھائی کا فروغ اور اس کا مناسب جواب، وہ کہتا ہے تمہاری جو خواہش ہوتی ہے کہ تم سے ایسا نہ کیا جائے تم بھی ویسا ہی دوسروں کے ساتھ نہ کرو۔''

اسی طرح کا سنہرا قانون ہمیں بائبل میں ملتا ہے کہ جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا ہی تم ان کے ساتھ کرو۔ ایک دوسری جگہ اس بات کو وہ اس طرح بیان کرتا ہے کہ:

''تم چاہتے ہو کہ اونچا مرتبہ اور اعلیٰ عہدے حاصل کیے جائیں تم بھی دوسروں کی پوری پوری مدد کرو تا کہ وہ اعلیٰ مناصب حاصل کر سکیں۔''

یہ بات ذہن میں رہے کہ کنفیوشس انقلاب پسند نہ تھا نہ ہی اس نے انقلاب کا درس دیا البتہ اس نے جاگیردارانہ نظام کے خلاف آواز بلند کی اور جاگیرداروں کی مطلق العنانی کو ناپسند کیا یہ استحصالی طبقات ہوس اقتدار کا شکار تھے لوگوں پر ظالمانہ ٹیکس لگاتے اور ان سے جبری مشقت لیتے تھے جیسا کہ جاگیردارانہ نظام کا خاصہ ہے کنفیوشس نے ہوس اقتدار کی مخالفت کی اور اس کو کسی بھی مسئلے کے حل کے منافی قرار دیا، ٹیکسوں کو کم کرنے کی وکالت کی اور سزاؤں میں کمی کا مطالبہ کیا۔ مختصراً اس کا نظریہ عوام کے حقوق کی بحالی تھا تا کہ وہ ریاستی معاملات میں شریک ہو سکیں تعلیم پر وہ امراء کی اجارہ داری ختم کرنا چاہتا تھا تا کہ عام لوگ بھی زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو سکیں اس نے لوگوں کے لیے لیاقت، محنت اور لگن کو تعلیم کے حصول اور اس کی ترقی کا معیار قرار دیا۔

صفات حسنہ

کنفیوشس نے ایک اعلیٰ اور ادنیٰ شخص میں لی (Li) یعنی اخلاقی ضابطے اور سماجی طرزِ عمل کو مابہ الامتیاز قرار دیا۔ اعلیٰ شخص یا (Chun-Tzu) کے لیے ضروری ہے کہ وہ بعض صفات حسنہ کا مالک ہو، یعنی لی (Li)، جن (Jen)، یی (Yi) اور تی (Te)۔ لی اخلاقی ضوابط، انس و محبت، رحم، بھلائی، یی صداقت اور تی نیکی وہ صفات عالیہ ہیں جن کا ایک فرد کی ذات میں مرکوز ہونا ضروری ہے کنفیوشس کا کہنا ہے کہ اعلیٰ ظرف آدمی بھلائی کی طرف راغب ہوتا ہے اور کم ظرف زمین حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہے اعلیٰ ظرف کا مالک جانتا ہے کہ سچائی کیا ہے کم ظرف نفع کی تلاش اور لالچ میں سرگرداں رہتا ہے۔

موسیقی کے بارے میں کنفیوشس کا کہنا تھا کہ یہ کائنات کی آسمانی قوتوں کا داخلی اظہار ہے۔ شاعری جذبات میں تحریک پیدا کرتی ہے اور قوت مشاہدہ کو جلا بخشتی ہے۔ اس سے کردار مضبوط ہوتا ہے اور نا انصافی کے خلاف ردِ عمل جنم لیتا ہے۔ رسومات کی ادائیگی سے باطنی روشنی حاصل ہوتی ہے۔ اس نے موسیقی، شاعری اور رسومات کی ادائیگی کو لازم وملزوم قرار دیا جو کسی عمدہ نظام کے لیے ضروری ہیں۔ یہ تینوں انسان کی روح میں پیدا ہوتے ہیں اور ابھرتے ہیں اور انسانی طرزِ عمل کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔

معاشرتی یکجہتی کے پانچ اصول

کنفیوشس نے معاشرتی یکجہتی اور توازن کے لیے خاندان اور معاشرت میں یکجہتی کی ضروریات بیان کیں اس کا کہنا تھا کہ:

> ''خاوند بیوی کا احترام کرے اور بیوی خاوند کی وفا شعار ہو۔ باپ بیٹے پر شفقت کرے اور بیٹا باپ کا فرمانبردار ہو۔ بڑا بھائی چھوٹے کی مدد کرے اور چھوٹا بڑے کا ادب کرے۔''

ان اصولوں کو اس نے دیگر رشتوں حتیٰ کہ دوستوں پر بھی لاگو کیا اور وسیع تر مفہوم میں حکمرانوں اور رعایا کو اس کا حامل قرار دیا۔ ان فرائض کو کنفیوشس کے پانچ تعلقات (Five Relationships) کہا جاتا ہے۔(۲۳)

مذہبی ضابطے

کنفیوشس نے مذہبی ضوابط میں دیانت داری اور عمدہ طرزِ عمل پر زور دیا ہے کہ کسی ایک مذہبی نظریے کو بیان نہیں کیا وہ خود عبادت کرتا تھا، روزے رکھتا تھا، مروجہ تقاریب میں حصہ لیتا تھا، ان قربانیوں میں شامل ہوتا تھا جو اکابر کے لیے ادا کی جاتی تھیں لیکن ان میں سے بہت سی باتوں سے اسے اختلاف بھی تھا جن کو وہ توہمات قرار دیتا تھا۔ وہ ارواح کے وجود اور غیر مرئی قوتوں کے وجود کے متعلق مطلق خاموش رہا۔ اس نے صرف اتنا ہی کہا کہ اس بات میں فائدہ ہے کہ زمین پر مقصد حیات کو سمجھا جائے نہ کہ لایعنی ظنیات میں اپنی

توانائیاں ضائع کی جائیں؟ اس نے پر زور طریقے سے کہا کہ کوئی شخص اس بات کا دعویٰ نہیں کرسکتا کہ وہ ارواح کی خدمت کررہا ہے جب تک اس کو یہ معلوم نہ ہو کہ انسانیت کی خدمت کیسے کی جاتی ہے۔

حاکمیت

کائنات کی اطاعت اور اس پر اعتماد (Tien) کی بدولت کنفیوشس کو حوصلہ ملا، اس کو ایک مقصد سے آگاہی ہوئی اور اسی کی بنیاد پر اس نے کائنات سے ہم آہنگی کا ایک راستہ بیان کیا اس نے حکماء، حکمرانوں اور امراء کے لیے ایک طریق حیات متعین کیا اس کا کہنا تھا کہ ایک حکمران کائنات میں موجود حاکمیت کی بدولت حکمرانی کرتا ہے اگر وہ اس کا اہل نہ ہو تو یہ حاکمیت دوسروں کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اس کو کائنات کے اصولوں پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ اعلیٰ افراد کی باتوں پر توجہ دینی چاہیے اور نیک لوگوں کی باتوں پر سوچ بچار کرنی چاہیے۔ کنفیوشس نے یوں تو رسومات کی ادائیگی کو تسلیم کیا لیکن رسومات ادا کرنے والے شخص کے داخلی طرز عمل کو اہمیت دی اس کو اس نے خارجی نمود نمائش سے برتر قرار دیا اس نے بڑی شان وشوکت سے ادا کی جانے والی رسومات پر سخت تنقید کی اس کے نزدیک کسی شخص کا مقصد اور خلوص ہی ایک رسم کی روح رواں ہوتا ہے۔ (۲۴)

کنفیوشس کی تعلیمات، احکامات اور مقدس کتاب

کنفیوشس کی تعلیمات، احکامات، نصائح اور منسوب شدہ مقدس کتب کا ایک طویل ذخیرہ اور بہت بڑا طومار ہے۔ یہ عظیم ذخیرہ دوسری صدی ق م سے بیسویں صدی عیسوی تک کے طویل عرصہ پر محیط ہے زیادہ تر لٹریچر شاہی سرپرستی میں مدون ہوا۔ وہ لوگ جنہوں نے کنفیوشس کی اہم کتب اور ان کی شرحوں سے شناسائی حاصل کی اور اور ان کے عالم بنے، انہیں چین کے شاہی خاندانوں نے اعلیٰ عہدے عطا کیے۔

۱۲۴ ق م میں ہان عہد (۲۰۶ ق م تا ۹ عیسوی) میں ایک شاہی یونیورسٹی قائم ہوئی تا کہ کنفیوشس کی تعلیمات کو عام کیا جائے اس یونیورسٹی کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس میں اس وقت طلباء کی تعداد تیس ہزار تک پہنچ گئی۔

کنفیوشس کی مقدس مذہبی کتاب کی تعداد متعین نہیں ہان عہد میں ان کی تعداد نوتھی جن میں پانچ کلاسیکی کتابیں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور چار دوسرے فلسفیوں کی کتب شامل تھیں ان چار کتب کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

① لون یو (Lun Yu)

② منگ زو (Meng Taz یا Mencius)

③ ہسایو چنگ (Hsiao Ching)

④ ارح یا (Erh Ya)

یہ کتابیں کنفیوشس ازم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں ان میں اس کے فلسفہ، اخلاقیات، معاشرتی روابط اور باہمی تعلقات کے متنوع عناصر کی جھلک نمایاں ہے ان چاروں کتابوں میں سب سے اہم کتاب منگ زو ہے۔(۲۵)

تانگ عہد (۹۰۷-۶۱۸ء) میں کنفیوشس ازم کی مقدس کتب کی تعداد تیرہ ہوگئی ان میں پانچ روایتی کلاسیکی کتب، چار بعد کی کتب جن کا ابھی ذکر ہوا اور چار دیگر مقدس کتابیں شامل کی گئیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

① چنگ ینگ Chung Yung

② تاہسیو Ta Hsuuh

③ آئی لی I Li

④ چو لی Chou Li

ان کتب میں کنفیوشس کی تعلیمات اور فلسفہ کے عمومی پہلو بیان کیے گئے ہیں بعض مقامات پر ان کی جدید تشریحات درج کی گئیں اور ان کا اس عہد کی دیگر تعلیمات خصوصاً تاؤازم سے موازنہ کر کے کنفیوشس کی تعلیمات کو فوقیت دی گئی۔ اسی زمانے میں بدھ مت چین میں مقبولیت حاصل کر چکا تھا۔ بدھ مت کی تعلیمات، فلسفیانہ افکار اور نظریات کو بھی زیر تنقید لایا گیا۔

سنگ عہد (۱۲۸۰۔۹۶۰ء) میں کنفیوشس ازم کے فلسفیوں نے پانچ کلاسیکی اور چار بعد کی کتب کو از سرنو مرتب کیا۔ پانچ کلاسیکی کتب تو وہی رہیں جو پہلے سے چلی آ رہی تھیں یعنی (شوچنگ، شہ چنگ، آئی چنگ، چوان چیو اولی چی) اس کے بعد کی چار کتب کو از سرنو مدون ہونے کے بعد ان کو مندرجہ ذیل نام دیئے گئے یہ ان کی جدید صورت (Revised Version) تھی۔ پہلی اور چوتھی کتاب کے نام وہی ہیں باقی موضوع کے لحاظ سے بدل دیئے گئے۔

① لون یو Lun Yu

② چنگ یونگ Chung Yung

③ تاہسو Ta Hsueh

④ منگ زو Meng Tzu

کنفیوشس ازم کی ان تیرہ کتب کی تاریخی صحت مشکوک ہے اور یہ خیال کہ تمام کتب خود اسی کی مرتب کردہ ہیں جدید محققین کے نزدیک قابل قبول نہیں البتہ روایتی طور پر کنفیوشس ازم کے پیروکار ان کو مقدس مانتے ہیں۔ ان کتب کے بارے میں شک وشبہ کو زیادہ تقویت اس بات سے ملتی ہے کہ پہلی پانچ کلاسیکی کتب کو چن خاندان کے عہد (۲۲۱۔۲۰۶ ق م) میں جلا دیا گیا تھا ان کو دوبارہ مرتب کرنا اور پہلا متن از سرنو تیار کرنا، ہان فلسفیوں کے لیے نہایت مشکل امر تھا۔ ہان عہد (۲۰۶ ق م۔۹ عیسوی) میں جو کتب دوبارہ تیار ہوئیں ان کو غیر مصدقہ قرار دیا جاتا ہے کیونکہ ان کتب کی از سرنو تدوین اور تہذیب عملاً ممکن نہ تھی اس لیے بعض محققین اس کو جعلی کتب قرار دیتے ہیں جن میں اس عہد کے فلسفیوں کے اپنے نظریات کی جھلک پائی جاتی ہے بہرحال ان کتب کو کنفیوشس کی تعلیمات قرار دیا جاتا ہے۔(۲۶)

کنفیوشس ازم کے ممتاز مفکرین

کنفیوشس ازم اس دور کی پیداوار تھی جب سیاسی اور سماجی بے اطمینانی عام تھی جاگیرداریت کا دور دورہ تھا۔ خودغرضی بہت تھی اس لیے اس کے نظریات پر زیادہ توجہ نہ دی گئی اس کے باوجود اس کے بعض پرُ جوش پیروکاروں نے اس کی تعلیمات اور نظریات کو پھیلانے کا سلسلہ جاری رکھا انہوں نے قدیم (کلاسیکی)

کتب کو عام کیا جن کو ان کے آقا نے آئندہ نسلوں کی رہنمائی کے لیے مبینہ طور پر مرتب کیا تھا ان میں بہت سی زبانی روایات شامل کی جاتی رہیں۔ کنفیوشس فلسفہ کے قدیم عہد کے مفکرین کی کاوشوں بعض بنیادی تصورات کا احیاء ہوتا رہا جو اس فلسفے کی روح رواں تھے۔

منگ زو(Mencius)

چوتھی صدی ق م (۳۰۵۔۳۹۰ ق م) میں کنفیوشس کے افکار کو ایک خاص انداز سے پیش کرنے والا چینی مفکر منگ زو تھا۔ مغرب میں اس کو مین سین کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ وہ شاہی دربار کا فلسفی تھا۔ اس کا طریقہ کار وانگ تاؤ(Wang Tao) یا شاہی طریقہ (Emperor's way) کہلاتا ہے اس کا کہنا تھا کہ لوگوں کو اس بادشاہ کے خلاف اٹھنا چاہیے جو آسمانی مینڈیٹ کی مخالفت کرے اس کے باوجود وہ ایذا رسانی کے سخت خلاف تھا۔ کسی ملک کو اس وقت فتح کیا جائے جب وہاں عوام چاہیں اس نے ایک اہم نظریہ شفقت یا رحم لی (Xin or Hsin) پیش کیا۔ اس کا کہنا تھا کہ ہر شخص میں رحم و شفقت کا جذبہ ہوتا ہے اس کو پھلنے پھولنے کا موقع دینا چاہیے تاکہ یہ مکمل انسانیت دوستی(Ren) میں بدل جائے۔ اخلاقی تعلیم اور سیاسی پالیسی سے اس کی آبیاری کی جائے۔

زنگ زی(Hsun Tzu)

دوسرا ممتاز چینی فلسفی زنگ زی(Hsun Tzu) تیسری صدی ق م (۳۴۰۔۲۲۵ ق م) میں ہوا۔ اس نے چین کی متحارب سلطنتوں کو چن خاندان (۲۲۱ ق م) کے تحت متحد ہوتے دیکھا اس کا کہنا تھا کہ انسانی فطرت انتشار کی طرف مائل ہے اس لیے تعلیم کی اشد ضرورت ہے اس نے کنفیوشس کی اخلاقی تعلیمات کو اپنانے پر زور دیا۔

ہن فیزی(Han Fei Tzu)

اسی عہد کا ایک اہم چینی مفکر ہن فیزی(Han Fei tzu) تھا اس کو دستوریت(Legalism) کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ وہ زنگ زی کا شاگرد تھا اس نے بادشاہوں کے لیے طریق جہان بانی اور امراء کو زیر اثر

رکھنے کے قاعدے وضع کیے۔ اس کا کہنا تھا کہ بادشاہ کو اپنے راز امراء کو نہیں بتانے چاہئیں کیونکہ وہ انہیں اس کے اقتدار کے خلاف استعمال کر سکتے ہیں اس نے بادشاہوں کو جس قسم کی نصائح آمیز باتیں اور اقتدار کے استحکام کے جو طریقے بتائے ان کی بناء پر اسے اس عہد کا میکاولی کہا جاتا ہے اسے ہم ہندوستان کا چانکیہ بھی کہہ سکتے ہیں جس کا ارتھ شاستر مشہور ہے۔ (۲۷)

جدید کنفیوشس ازم (Modern Confucianism)

کنفیوشس ازم کا کلاسیکی عہد چن خاندان کے عروج کے ساتھ ختم ہو گیا اگرچہ یہ عہد باقی خاندانوں کے مقابلے میں مختصر تھا لیکن اس خاندان نے کنفیوشس ازم کو سخت نقصان پہنچایا۔ اگرچہ اسی عہد میں عظیم دیوار چین تیار ہوئی اور نئے سیاسی افکار نے جنم لیا لیکن کنفیوشس ازم کے لیے یہ زمانہ بہت نازک تھا۔ دستوریت کے حامیوں کا اس خاندان نے صفایا کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ نظریہ کہ عوام صرف ریاست کے اعضاء و جوارح ہیں اور ان کے اپنے جذبات و احساسات نہیں بالکل غلط اور بے رحمانہ ہے۔ کنفیوشس کے پیروکاروں پر نہ صرف مظالم ڈھائے گئے بلکہ کئی افراد کو زندہ گاڑ دیا گیا۔ ۲۱۳ ق م کے لگ بھگ تقریباً تمام مفکرین کا صفایا کر دیا گیا اور تمام اہم کتب کو جلا دیا گیا۔

چن خاندان کے زوال کے بعد ہان خاندان نے کنفیوشس ازم کا از سر نو احیاء کیا شاہی سرپرستی کے باوجود اس مذہب کو تاؤازم اور دستوریت کے مبلغین سے خطرہ درپیش رہا اس خاندان کو دوسری صدی عیسوی میں زوال کا سامنا کرنا پڑا۔ حکومت فوج کے ہاتھ آ گئی اس کے نتیجہ میں آئندہ ساڑھے تین سو سال (۲۲۱ تا ۵۸۹ء) انتشار، سیاسی افراتفری اور ابتری عروج پر رہی۔ کنفیوشس ازم کی اساس اور اس کی مقبولیت ختم ہو کر رہ گئی۔ اس کو کسی حد تک تاؤازم نے اور بہت حد تک بدھ مت نے پس منظر میں دھکیل دیا۔

آئندہ تین سو سالوں میں سوئی خاندان (Sui Dynasty) کے عہد ۶۱۸ء - ۵۸۹ء میں کنفیوشس ازم کے احیا کی کوشش کی گئی لیکن اس کو پہلی سی مقبولیت اور عروج حاصل نہ ہوا۔ سوئی خاندان نے بدھ مت کی سرپرستی کی اس کے بعد تانگ (Tang) خاندان نے تاؤازم کی سرپرستی کی ان کا کہنا تھا کہ وہ لاؤزو بانی تاؤازم کے خاندان سے ہیں۔ (۲۸)

بدھ مت کی تیزی سے بڑھتی ہوئی مقبولیت نے لوگوں کو ایک نئے فلسفہ وفکر سے روشناس کرایا کنفیوشس ازم بعض امراء اور اہل علم کا عقیدہ بن کر رہ گیا۔ عوام میں اس کی قدر و منزلت کم ہونے لگی تاؤ ازم نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا کہ کنفیوشس کی ذات اور اس کے افکار کے متعلق کئی من گھڑت باتیں پھیلا دیں ان تمام باتوں اور نامساعد حالات کے باوجود اس کی منفرد حیثیت ختم نہ ہوئی شاہی اکادمی میں طلباء کی کثیر تعداد اور انالیکٹ اور پانچ کلاسیکی کتب کی درس وتدریس کے سلسلے نے اس شمع کو مکمل طور پر بجھنے سے بچائے رکھا۔ اس کی لوٹمٹاتی رہی مدھم پڑتی رہی۔ لیکن کسی نہ کسی رنگ میں جلوہ گر رہی تاوقتیکہ بیسویں صدی کا ظہور ہوا۔ نئے نئے فلسفوں، سماجی نظریات اور معاشی تصورات نے جنم لیا اس بدلتے ہوئے ماحول میں کنفیوشس ازم کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ (۲۸)

سُنگ خاندان (۹۶۰۔۱۱۲۷ء) کے عہد سے لے کر چین کے جمہوری دور میں داخلے (۱۹۱۲ء) تک کنفیوشس ازم کا کسی نہ کسی طور پر چینی معاشرے پر اثر برقرار رہا۔ تاؤ ازم اور بدھ مت کے زیر اثر میں کئی مابعد الطبیعاتی عناصر اور مخفی اسرار علوم داخل کر دیئے گئے یہ وقت کی ضرورت تھی ان دو فلسفوں کے علاوہ اس کو اسلام اور عیسائیت کے چیلنج کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ ان دو الہامی مذاہب نے چینی فکر اور عقیدہ کو بہر طور متاثر کیا۔ اگرچہ ان کے نقوش زیادہ گہرے نہ تھے۔ جدید کنفیوشس ازم چین سے نکل کر جاپان اور کوریا میں بھی پھیل گیا۔ کنفیوشس ازم کے پرچارک فلسفیوں نے مغرب کی ثقافت اور تہذیبی ترقی سے زیادہ اثر نہ لیا انہوں نے اپنی دھرتی سے جنم لینے والی معاشرتی اور مذہبی اقدار کو سینے سے لگائے رکھا۔

کنفیوشس ازم عہد جدید میں

کنفیوشس ازم کو بیسویں صدی میں ایک فعال فلسفہ اور عقیدہ کے طور پر قائم رکھنے کے لیے ایک تو اس مذہب کے مفکرین نے کام کیا دوسرے عوام کی اپنی قدیم روایات اور تہذیبی اقدار سے وابستہ رہنے کی روش اس کی بقاء کا باعث بنی۔ ۱۸۹۸ء میں کانگ یووی (Kang You Wei) نے ایک اصلاحی تحریک کا آغاز کیا تاکہ چین کو مغربی اثر سے بچاتے ہوئے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے اس کا کہنا تھا کہ قدیم چینی معاشرے میں یہ اقدار موجود تھیں۔

کنفیوشس ایک مصلح، جدیدیت پسند سیاسی رہنما تھا وہ مبینہ طور پر پانچ کلاسیکی شاہ پاروں کا مصنف تھا اور ایک مذہب کا بانی تھا۔ اس نے ایک کنفیوشس ''چرچ'' کے قیام کی تجویز چینی حکمران کو پیش کی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا اس نے چینی پارلیمنٹ پر زور دیا کہ وہ کنفیوشس ازم کو سرکاری مذہب کے طور پر اپنانے کا اعلان کرے لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی اسے سودن کی اصلاحی تحریک (Hundred Days Reform) کہا جاتا ہے۔

چین کے مقابلے میں جاپان تیزی سے معاشی ترقی کی طرف گامزن تھا۔ میجی انقلاب (Meji Restoration) کے بعد جاپان نے ایک سیاسی اور معاشی کروٹ لی۔ سیاسی سطح پر آئینی بادشاہت قائم ہوئی۔ ان اصلاحات کی گونج چین میں بھی سنائی دی۔ کنگ حکومت (King Regime) نے سرکاری اداروں میں وسیع آئینی تبدیلیاں کیں جب کہ ڈاکٹر سن یاتسن (Dr. Sanyatson) اس حکومت کے خاتمہ کی جدوجہد کر رہا تھا آئین پسند انقلابی دونوں گروہ چین کے سیاسی نظام کی تشکیل نو اور معاشی ترقی کے پرزور حامی تھے۔ (۳۰)

کنفیوشس مخالف تحریک

۱۹۱۱ء میں کنفیوشس ازم کے خلاف ایک زبردست تحریک اٹھی جدید تعلیم سے آراستہ انقلابی عناصر نے ۴رمئی کو زبردست مظاہرے کیے ان کا نعرہ تھا کہ اس عقیدے اور فلسفہ کو تباہ کر دیا جائے یہ جمہوریت کی مخالف، انقلاب اور جدیدیت کی دشمن اور موجودہ زمانے کی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ انہوں نے اس کے فلسفہ خاندن کو یکسر مسترد کر دیا۔ ووبو (Wuyu) نے اس کو مطلق العنانی کی جڑ اور معاشرتی بے ضابطگی کی حامل بتایا۔ دوسرے دانشوروں نے جن میں چن ڈکسو (Chen Duxiu) اور لی ڈازاؤ (Li Dazhao) پیش پیش تھے اس کو چینی آزادی اور جدید ریاست کے قیام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ قرار دیتے تھے۔ لی نے تو اس کو ایک ہزار سالہ پرانے مردے کا ڈھانچہ قرار دیا اور اعلان کیا کہ کنفیوشس مر گیا ہے اس کی تعلیمات مسخ ہو چکی ہیں جدید دور اور مغربی تصورات کے سامنے ان کی کچھ اصل نہیں۔ شدید تنقید اور پرزور مخالفت کے باوجود عوام کی بڑی تعداد نے اپنے عقیدے کو ترک نہ کیا۔ (۳۱)

اشتراکی انقلاب

کنفیوشس ازم پر سب سے زیادہ دباؤ اشتراکیت کی طرف سے پڑا ۱۹۴۹ء سے ۱۹۶۵ء تک چین میں مارکسی نظریات کے حامیوں خصوصاً ماؤزے تنگ بانی انقلاب چین نے کنفیوشس ازم کی سخت مخالفت کی اس کو رجعت پسندانہ فلسفہ اور کنفیوشس کو رجعت پسند اور مفاد پرست طبقات کا ترجمان قرار دیا۔ ماؤ اور ان کے رفقاء نے ایک ثقافتی انقلاب کی بنیاد ڈالی تاکہ مارکسی۔ لینی (Marxist-Leninist) اقدار کی بناء پر معاشرہ کی نئی تہذیبی اقدار تشکیل دی جاسکیں۔ چینی کیمونسٹ پارٹی کی آٹھویں قومی کانگرس کے دوسرے اجلاس میں ۸/مئی ۱۹۵۸ء کو ماؤزے تنگ نے چینی شاہ چن کی تعریف کی کیونکہ اس نے کنفیوشس ازم کی اخلاقیات اور فکری روایات کو مسترد کر دیا تھا انہوں نے کہا کہ وہ ایک مدبر، معاملہ فہم شخص تھے جو ماضی کے مقابلہ میں حال کو ترجیح دیتے تھے۔ انہوں نے شاہ چن کے ان اقدامات کو پسند کیا جس کے تحت اس نے کنفیوشس ازم کی کتابوں کو جلا دیا تھا اور اس مذہب کے عالموں کو زندہ دفن کر دیا تھا۔ ماؤزے تنگ نے کہا کہ شاہ چن نے تو ۴۶۰ علماء کو زندہ گاڑ دیا تھا ہم نے ۴۶ ہزار علماء کو زندہ دفن کر دیا ہے ہم نے رجعت پسندوں کو کچل دیا ہے کیا ہم نے بعض انقلاب دشمنوں کا صفایا نہیں کیا۔ میں (ماؤزے تنگ) نے ڈیموکریٹک پارٹی کے چھوٹے عہدیداروں کے ساتھ اس موضوع پر گفتگو کی اور کہا کہ تم لوگ ہمیں چن شی ہوانگ کہتے ہو یہ درست نہیں ہم تو اس سے سوگنا زیادہ ہیں۔ (۳۲)

چینی ثقافتی انقلاب کے زمانے ۱۹۶۵ تا ۱۹۶۷ میں کنفیوشس ازم پر شدید تنقید کے ساتھ ساتھ نئے رجحانات نمودار ہونے لگے جن کا سلسلہ اب تک جاری ہے اس کو تنقیدی وراثت (Critical Inheritance) کا اصول کہا جاتا ہے یعنی وہ امور جو کنفیوشس ازم میں اشتراکیت کے خلاف ہیں ان کو ختم کر دیا جائے اور جو اس کی تائید میں ہیں ان کی بناء پر معاشرے کی تعمیر کی جائے۔ البتہ عورتوں کے بارے میں کنفیوشس کے نظریات کو یکسر مسترد کر دیا جاتا ہے کیونکہ وہ ان کی آزاد حیثیت کو تسلیم نہیں کرتا۔

تائیوان میں کنفیوشس ازم زیادہ مقبول ہے کیونکہ وہاں سرمایہ دارانہ نظام ہے اور کنفیوشس اور من سیوس (Mencius) نے پرائیوٹ پراپرٹی کی مخالفت نہیں کی۔ کنفیوشس ازم کی تعلیم، دولت کی تقسیم، اخلاقی اقدار اور معاشرتی تعلقات کے نظریات کو ترقی کی طرف ایک قدم سمجھا جاتا ہے۔ (۳۳)

تاؤازم، کنفیوشس ازم اور اسلام

تاؤازم اور کنفیوشس ازم کے مطالعہ کے بعد یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ:

- اول تو یہ دین کے مفہوم میں نہیں آتے۔ دین کے جو لوازم اور تقاضے ہیں وہ ان پر پورے نہیں اترتے نہ تو ان کے بانیوں نے مذہبی نوعیت کے دعوے کیے اور نہ ہی ان کے پیروکاروں نے ان کو اس حیثیت سے تسلیم کیا۔
- امتدادِ زمانہ نے ان دونوں مذاہب کی اصل تعلیمات کو یا تو مٹا دیا یا اس قدر مسخ کر دیا کہ ان کی موجودہ صورت وہ نہ رہی جو ان کے بانیوں نے مبینہ طور پر تجویز کی تھی۔
- بنیادی سوال یہ ہے کہ آیا ان بانیوں کا وجود تاریخی طور پر ثابت ہے اور ان کے مستند سوانح دستیاب ہیں ایسا ممکن نہیں۔
- دونوں فلسفے اور نظریات جدید تقاضوں کا ساتھ نہیں دے سکتے ایک تو یہ اپنے طور جامع حیثیت کے حامل نہیں دوسری ان کی موجودہ ہیئت ابتدائی نوعیت کی ہے اور اس کا دائرہ عمل اتنا محدود ہے کہ موجودہ دور کی ضروریات کے لیے ناکافی ہے۔
- یہ مذاہب، اگر ان کو مذہب کا نام دیا جائے۔ بعض رسومات اور تہواروں کی حد تک محدود ہیں پرانی اقدار کے رسیا ان کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں وہ ان کو قدیم عقیدہ قرار دیتے ہیں یہ اکابر پرستی، روایت پرستی اور رسوم و رواج کا پلندہ بن کر رہ گئے ہیں۔
- ان مذاہب میں بعض باتیں جو اخلاقی نصائح، تعلیم اور تعمیر کردار سے تعلق رکھتی ہیں وہ انسانی فکر اور سوچ کا نتیجہ ہیں جن کو تمام مذاہب کی بنیادی قدریں کہا جا سکتا ہے ان سے نہ تو اسلام اور نہ کسی اور مذہب کو اختلاف ہے۔
- دونوں مذاہب کا تصور حیات مادیت پر مبنی ہے، خدا، وحی، نبوت و رسالت کا کوئی تصور نہ تو چین میں پیدا ہوا اور نہ ہی کسی فلسفی و مفکر نے ان باتوں کا دعویٰ کیا اور نہ ہی مادیت کے قائل مفکرین کو اس کا شعور تھا۔ مخفی علوم، بدھ مت کے اثرات اور جاپانی مذاہب کے عقائد نے ان کا رخ منفی فلسفے کی طرف موڑ دیا۔

اشتراکی انقلاب اور مارکس اور لینن کے تصورات کے عام ہونے کے بعد چین میں ان کے خلاف نہایت ناسازگار ماحول پیدا ہوگیا ہے۔ اگرچہ اب بھی بعض لوگ ان نظریات کی افادیت کے قائل ہیں لیکن ان عقیدوں میں فی نفسہ کوئی فعالیت نہیں۔ جیسا کہ اشتراکی فلسفہ کے قائل افراد کے نزدیک مذہب یا عقیدہ کی کوئی اہمیت نہیں۔ بقول ساحر لدھیانوی:

عقائد وہم ہیں ، مذہب خیال خام ہے ساقی
ازل سے ذہن انسان بستہ اوہام ہے ساقی

چینی معاشرے میں اسلام

ساتویں اور نویں صدی عیسوی کے درمیان اسلام چین پہنچ چکا تھا۔ یہ عرب اور ایرانی تاجروں کے ذریعے متعارف ہوا۔ مسلمان رفتہ رفتہ چین کے ساحلی علاقوں پر آباد ہوگئے ان کی اپنی الگ تھلگ بستیاں تھیں جہاں ان کا اپنا رہن سہن طرز معاشرت اور بود وباش تھی وہ اسلامی شریعت پر عمل کرتے، عربی بولتے اور تجارت کرتے تھے۔ بعض عربوں نے چینی خواتین سے شادیاں کرلیں ان کے بچے اسلام پر کاربند رہے۔

یوان عہد (۱۲۷۹۔۱۳۶۸ء) ان کے عروج کا زمانہ تھا۔ وسط ایشیاء کے منگولوں نے بھی چین کی طرف مراجعت جاری رکھی۔ بہت سے منگول خاندان چین کے شمال مغرب اور جنوب مغرب میں آباد ہوگئے انہوں نے چین میں آباد مسلمانوں سے تعلقات استوار کیے اسلام چین میں بالکل اجنبی تھا اس کے عقائد، فلسفہ، خدا، وحی اور رسالت پر یقین اور آسمانی کتاب پر عمل چین کے معاشرے کے لیے ایک نئی اور انوکھی بات تھی۔ تاؤازم کنفیوشس ازم کی روایات ایسے نظریے کو بمشکل قبول کرسکتی تھیں۔ فکر وفلسفہ، عقائد ونظریات اور مذہبی اقدار کے درمیان اتنی گہری خلیج حائل تھی کہ اس کو پاٹنا مشکل تھا۔ صدیوں سے چینی جن عقائد ونظریات پر کاربند تھے ان کی جگہ نئے عقائد وفلسفہ کو اپنانا ایک روایت پسند قوم کے لیے مشکل تھا۔ اگرچہ مسلمان چین کے بہت سے صوبوں میں آباد تھے خصوصاً گایون نان اور سنکیانگ اور پیکنگ (بیجنگ) میں ان کی کافی تعداد موجود تھی لیکن مقامی چینیوں اور مسلمانوں کے درمیان ہم آہنگی کا فقدان تھا اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ مسلمان ان کی مشرکانہ رسومات، اکابر پرستی، تہواروں اور تقاریب میں شامل نہ ہوتے تھے۔

چینی مفکرین کا کہنا تھا کہ اگر مسلمانوں کے نزدیک کنفیوشس کی کوئی اہمیت نہیں اور وہ اسے کسی حیثیت کا مالک نہیں مانتے تو وہ چینی معاشرے کا حصہ کیسے بن سکتے ہیں دوسرے وہ اکابر اور ارواح کی خوشنودی کے لیے جو تقریبات منعقد کی جاتی ہیں وہ ان میں حصہ نہیں لیتے۔ تیسرے آسمانی برکات جو شہنشاہ چین کی وساطت سے حاصل ہوتی ہیں وہ اس کو باپ اور عوام کو بیٹا نہیں مانتے اس لیے وہ اس رشتہ کے انکار کے باعث چینی معاشرے کے فرد نہیں بن سکتے۔ چوتھے شہنشاہ چین کو دنیاوی اور آسمانی دونوں طرح کی قوتیں حاصل ہیں مسلمان اس کی آسمانی قوتوں کو نہیں مانتے اس طرح وہ شہنشاہ چین کی عزت میں کمی کرتے ہیں وہ اس کے وفادار شہری کیسے بن سکتے ہیں۔(۳۴)

شہنشاہیت کے دور کے بعد جمہوری دور میں بھی اسلام، تاؤازم اور کنفیوشس ازم کی آویزش جاری رہی۔ کمیونسٹ انقلاب کے بعد اس میں اضافہ ہوگیا ہے اسلام چینی معاشرے میں آہستہ آہستہ نفوذ پیدا کر رہا ہے جدید نظریات اور تصورات نے اس کی ترقی کی راہ ہموار کردی ہے توقع ہے کہ اسلامی ممالک کے چین سے تعلقات اور خود اسلام کا انقلابی اور فعال فلسفہ ایک زمانہ میں چین میں خوب سرایت کر جائے گا۔

حوالہ جات وحواشی

1- M. Eliade, A History of Religious Ideas, 2 Vols, Chicago, USA 1982.

2- Encyclopedia Britannica-Taoism-Article by A.K. Se.II, (Papers given in Confucianism and the Modernization of China, Edit, Silke, R. Trauzettel, Germany, 1991.

3- Fung Yu-Lan, A History of Chinese Philosophy, Tras. 1952-53

4- L.G. Thomspn, Chineses Religious, U.S.A. 1979

5- Encyclopedia of Religions and Ethics-Taoism.

6- Saso M, The Teaching of Taoist Master Chuang, Yale University, U.S.A. 1078

7- Welch H., The parting of The Way, Lao Tzu, the Taoist Movement, London,1958

8- S.A. Nigosian, World Faiths, NY 1990, PP.352-370

9- Ibid.

10- M. Kattenmark, Lao Tzu and Taoism, U.S.A. 1969 PP.5-18.

11- Bulcsu Siklos, Philosphical and Religious Taoism

12- Lao-Tzu Te Ching translated with an introduction by D.C. Lau (Penguine, 1963)

13- Ibid

14- P. Rawson and L. Legeza, Tao: The Eastern Philosophy and Change, NY, 1973.

Also Ninian Smart, The World's Religions, cambridge London, 1992 PP.129-130

بدھ مت اور کنفیوشس ازم کا باہمی روابط کو بی سرکار نے بہت عمدہ بیان کیا ہے۔ دیکھیے :

Benoy Kumar Sarkar, Chiness Religion Through, chinese Society, U.S.A. 1961.

باب کنفیوشس ازم اور بدھ ازم، صفحات ۱۷۶ تا ۱۸۰

15- C.K.Yang, Religion In Chinese Society, U.S.A. 1961.

16- Encyclopedia Britannica-Confucianism-article by W.T.C.

17- Peter J. Opitz, Confucius, Silke, Op. Cit PP.415-441

18- Also Wolf gang Kubin, On the Problem of the Self in Confucianism, Silke op. cit, PP.64-65. Encyclopedia Britannica-Confucianism.

19- Brunhild Staiger, The Image of Confucius in China, Silke op. cit, P.118-119.

20- N.A. Nigocians, World Faith.

21- Ibid.

22- Lao Kwok-Keung, An Interpretation of Confucian Virtues and Their Relevance to China's Modernizatio, Silke, op. cit, PP.216-217.

23- Zhang Oizhi, The Thought of Confucius and the Contemporary World, PP.203-209.

24- Silke op, cit, PP. 18-24

25- Rolf Trauzettel, On the problem of the Universal Applicability of Confucianism, Silke, op. cit, P.43.

26- Sun Chang Jiang, Chinese Society, Chineses Confucianism and the Modernization of China.

27- Yang C.K, Religion in Chinese Society, U.S.A. 1967.

28- Hans Stumpfedt-Confucius and Confucianism-On their History and Status on Their Present Theoratical and Practical Potential-Silke Krieger Rolf Trauzettel (edit), Confucianism and the Modernization of China Germany, 1991PP.376-378

29- Encyclopedia Britannica.

30- Fu Shufang, A Brief Account of the Positive Factors in Confucius'Thinking, Silke, op. cit. PP. 177-178

31- King-Yuh Chang, Confucianism in the Republic of China and its Role in Main on China's Reforms, PP.229-241.

32- Hans Van De Ven, Confucianism and Communism Revisited Slike. op. cit. PP.374-390.

33- Tu Wei Ming, A Confucian Perspective on the Rise of Industrial East Asia, Silke, op: cit, PP-33-34.

34- R. Israeli, China's Muslims, (paper in the World's Religions, Edit by Sutherland, Hauldem, Clark and Hardy, London, 1988, PP.408-424.

دنیائے اسلام

کیا سناتا ہے مجھے ترک و عرب کی داستان
مجھ سے کچھ پنہاں نہیں اسلامیوں کا سوز و ساز
لے گئے تثلیث کے فرزند میراث خلیل
خشت بنیاد کلیسا بن گئی خاک حجاز
ہو گیا مانند آب ارزاں مسلماں کا لہو
مضطرب ہے تو کہ تیرا دل نہیں دانائے راز